REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO R-N 61/57.
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

شریف الحسن ؟

جلد ۴۲   شمارہ ۱۷

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم
نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

ہفت روزہ بدر قادیان — ۱۴۲۵۱۶

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۶ ذیقعدہ ۱۴۱۳ ہجری   ۲۹ شہادت ۱۳۷۲ ہش   ۲۹ اپریل ۱۹۹۳ء

نماز آنے والی بلاؤں کا علاج ہے

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو۔ اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے۔ موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے۔

مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو؟ اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے جہاں قرآن میں فرماتا ہے۔ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ نماز آنے والی بلاؤں کا علاج ہے۔ تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کی قضا و قدر تمہارے لئے لائے گا۔ پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔"
(کشتی نوح)

تمام دنیا کی مجالس خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنات اماء اللہ سب سے زیادہ نمازوں کی حفاظت کریں

نصیحت کے لئے رحمت ضروری ہے جو نصیحت رحمت سے عاری ہو وہ اپنا نیک اثر نہیں دکھاتی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

لندن ۲۳ اپریل (ایم۔ ٹی۔ اے) سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ

حضرت امیر المومنین نے ہندوستانی وقت کے مطابق آج ٹھیک چھ بجے مسجد فضل لندن میں خطبہ ارشاد فرمایا جو مواصلاتی سیارے کے ذریعہ تمام دنیا میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ چونکہ آج ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی سالانہ تربیتی کلاس منعقد ہو رہی تھی لہٰذا حضور انور نے ان کی خواہش پر آج کے خطبہ کے ذریعہ ان کی تربیتی کلاس کا افتتاح بھی فرمایا۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے شروع میں آیت قرآنی

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (البقرہ آیت نمبر ۲۳۹)

کی تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا۔ میں آج کے خطبہ جمعہ کے ذریعہ تمام دنیا کے احباب کو نمازوں کی حفاظت کی نصیحت کرتا ہوں۔ حضور نے ربوہ کی سالانہ تربیتی کلاس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہر تربیت کے موقع پر سب سے اہم نصیحت جو کی جا سکتی ہے وہ نمازوں کی حفاظت کی نصیحت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حَافِظُوْا کے مضمون میں نکتہ بھی ہے کہ نمازوں کی حفاظت میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرو اور یہ بھی کہ ایک دوسرے کی نمازوں کی بھی حفاظت کرتے رہا کرو۔ حضور نے فرمایا آپ نماز کی حفاظت کریں گے تو نماز آپ کی حفاظت کرے گی۔ نہ صرف ہر بدی سے آپ کی حفاظت کرے گی بلکہ ہر خطرے کے موقع سے حفاظت کرے گی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو مزید کھولتے ہوئے فرمایا ہے

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (البقرہ: ۴۶)

یعنی اللہ تعالیٰ سے جب مدد مانگتے ہو تو صبر کے ساتھ اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو خالی صبر کافی نہیں ہے صلوٰۃ (نماز) صبر کو طاقت بخشتی ہے۔

بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی آیت کا اگلا حصہ ہے وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى یعنی مرکزی حیثیت کی نماز سے غافل نہ ہونا۔ مرکزی حیثیت کی نماز کے مفسرین نے مختلف معنے کئے ہیں لیکن زیادہ بہتر معنی اس کے یہ ہیں کہ مرکزی نماز وہ نماز ہوگی جو کسی انسان اپنے انفرادی حالات کے لحاظ سے اہم ہو جائے وہی اس کی صلوٰۃ وسطیٰ بن جائے گی یعنی جس نماز کے وقت سے چھوٹ جانے کا خطرہ ہو اس انسان کے لئے وہی نماز صلوٰۃ وسطیٰ ہوگی۔ اس لحاظ سے جو لوگ نفس کے بہانے بنا کر اور اپنے نفس سے اجازت لے کر دو نمازوں کو جمع کرنے کی عادت ڈال لیتے ہیں ان کی وہی نماز صلوٰۃ وسطیٰ بن جائے گی۔ اسی طرح وہ لوگ جو راتوں کو دیر تک جاگتے ہیں گپیں مارتے ہیں اور پھر ان کی فجر کی نماز چھوٹ جاتی ہے تو نماز فجر ایسے گھرانوں کے لئے صلوٰۃ وسطیٰ بن جائے گی۔ اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اس مرکزی نماز کی حفاظت کرو اسے ضائع نہ کرو۔

حضور نے فرمایا نماز آپ کی بدیوں اور نقائص سے آپ کو آگاہ کرتی ہے اور پنجوقتہ نمازیں روحانی اعتبار سے انسان کو جگاتی رہتی ہیں۔ اور ان کے نتیجہ میں بالآخر انسان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتا ہے۔ پھر ایک وقت وہ بھی آتا ہے کہ مومن کی نمازیں اس قدر پھلدار ہو جاتی ہیں کہ اسے ان میں لذت آنے لگتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی مجالس خدام الاحمدیہ، (باقی صفحہ ۱۵ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۹؍شہادت ۱۳۷۲ہش

بڑھتی ہوئی تاریخی خیانت

وطنِ عزیز میں روز بروز بڑھتی ہوئی اخلاقی گراوٹ اس درجہ تک پہنچ گئی ہے کہ اب اہلِ وطن کے لئے اپنی گذشتہ تاریخ کا بوجھ اُٹھانا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ اُن تاریخی واقعات کو جنہیں ایک قوم اپنے لئے مفید نہیں سمجھتی یا یہ سمجھتی ہے کہ تاریخ کے ایسے واقعات کو صحیح طور پر بیان کرنے سے کسی دوسری قوم کا فائدہ ہوگا۔ یا دشمن قوم کی نیک نامی ہوگی۔ نہایت بے دردی کے ساتھ مسخ کرنے کی انتہائی ذلیل کوشش کی جارہی ہے۔ حالانکہ کسی بھی قوم کی تاریخ دراصل ایک عظیم امانت ہوتی ہے۔ موجودہ قوم اور مورخین کا فرض ہوتا ہے کہ تاریخی واقعات کو خواہ وہ حوصلوں، ولولوں، کامیابیوں رواداریوں اور محبت و پیار کے شیریں پانی میں گندھے ہوئے ہوں۔ خواہ تلخیوں ناکامیوں اور عبرتوں کے گہرے دھوئیں میں ڈھکے ہوئے ہوں آئندہ نسل اور مستقبل کے مورخین کے لئے انتہائی ایمانداری اور امانت کے جذبہ کے ساتھ من وعن ایک قومی ورثہ کی شکل میں چھوڑ جائیں۔

لیکن ہندوستان میں بالخصوص بابری مسجد کے واقعہ کے بعد ایسے واقعات کثرت سے سامنے آرہے ہیں کہ تاریخ کا مطالعہ کئے بغیر یا جان بوجھ کر صحیح تاریخ کا گلا گھونٹنے کے لئے مسلم بادشاہوں خاص طور پر مُغل بادشاہوں کو ہندو کُش اور متعصب ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں دو قوموں کے درمیان منافرت کی زہریلی آندھی چل رہی ہے۔ بفرضِ محال تاریخی طور پر اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ مسلم بادشاہ ہندو کُش تھے تب بھی دو قوموں کے فائدہ میں یہ بات تھی کہ اسے وسیع تر قومی مفاد میں بلا وجہ نہ اُچھالا جائے لیکن یہاں تو اب دوہرا جرم ہے

- ایک تو تاریخی خیانت ہے ہی
- دوسرے اس جھوٹے اور زہریلے پروپیگنڈے کے ذریعہ دو قوموں میں دشمنی پیدا کرنے کا جرم بھی

یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ ایسی حرکت کون کرتا ہے۔ ایسی حرکت ایک سچا محقق اور ہمدردِ قوم ہرگز نہیں کر سکتا کیونکہ اس سے نہ تو اپنی قوم کا فائدہ ہوتا ہے اور نہ دوسری قوم کا لیکن پھر یہ لوگ ایسی حرکتیں کیوں کرتے ہیں؟ اس کا سیدھا سادا جواب یہ ہے کہ صرف اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لئے ان لوگوں کو اپنی یا پرائی قوم کے نفع و نقصان سے کچھ سروکار نہیں ہوتا یہ تو نفرت کی آندھیوں میں کچلے جانے والے انسانوں میں اور چیختی و بلکتی ہوئی روحوں میں اگر کچھ ڈھونڈتے ہیں۔ تو صرف اور صرف اپنا فائدہ —! اپنی کرسی —!! اپنی سیاست —!!!

یہی نہیں کہ یہ کام صرف ہندوستان میں ہو رہا ہے بلکہ بعض اور ممالک بھی اس تاریخی خیانت کی صف میں پیش پیش ہیں اس سلسلہ میں ضمنی طور پر پاکستان کی ایک چھوٹی سی مثال پیش ہے۔ پاکستان میں ان دنوں ہر سیاسی پارٹی اپنے آپ کو پاکستان نواز اور ہمدردِ پاکستان کہتی ہے۔ اور ہر دوسری پارٹی کو تاریخی طور پر ثابت کرنا چاہتی ہے۔ کہ وہ قیامِ پاکستان کے حق میں نہیں تھی اب یہ کس قدر شرمناک تاریخی خیانت ہے کہ جماعتِ اسلامی اور جمعیۃ العلماء پاکستان بھی مسلم لیگ کے شانہ بشانہ کھڑی ہو کر یہ کہہ رہی ہیں کہ پاکستان بنانے میں دراصل ان کا ہاتھ تھا جبکہ جماعتِ اسلامی کے لیڈر جناب ابوالاعلیٰ مودودی تو کہا کرتے تھے کہ مسلم لیگ تو پاکستان کیا پاکستان کی "پ" بھی نہیں بنا سکتی اس طرح گزشتہ دنوں حکومتِ پاکستان نے بدترین تاریخی خیانت کرتے ہوئے علامہ اقبال کے ان تمام تاریخی خطوط کو تلف کر دیا جو انہوں نے احمدیت کے حق میں لکھے تھے۔ یہی حال علماء اسلام کا بھی ہے کہ انہوں نے بعض اسلامی کُتب سے اُن حوالوں کو تلف کر دیا ہے یا تبدیل کر دیا ہے جو ان کے خیال میں کوئی فرقہ اپنے حق میں لاکر ان کے خلاف بطور دلیل پیش کر سکتا تھا اسکی کئی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

یہی حال وطنِ عزیز ہندوستان کا ہے۔ جہاں یہ تاریخی خیانت اب اخبارات و رسائل کی حدود سے نکل کر قوم کے نونہالوں کی درسی کتب تک میں شامل ہو چکی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں اگرچہ ایک ہزار سال تک مسلم بادشاہوں کی حکومت رہی اور وہ اس لئے کہ یہاں کے ہندو راجاؤں نے ان دنوں اپنے آپ کو ہندوستان کے سنبھالنے کے قابل نہ رکھا۔ وہ اپنی نااتفاقی اور عدمِ اتحاد کا شکار ہو چکے تھے۔ باہر سے آنے والے بادشاہوں کو آپس میں ایک دوسرے کے خلاف لڑنے کے لئے انہوں نے خود دعوت دی اور پھر خود اپنے پاس تھا اس سب سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔ مسلم بادشاہوں نے خاص طور پر مغلیہ حکومت کے دور میں اس ہندوستان کو کیا کچھ نہ دیا منظم حکومت و بادشاہت کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے سیاسی اور سماجی ڈھانچے کو تہذیب و تمدن اعلیٰ روایات سے آراستہ کیا علم و اخلاق سکھائے۔ رہنے سہنے کا ڈھنگ بتایا اور سب سے بڑی بات یہ کہ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ باوجود باہر سے آنے کے اور حکمران ہونے کے ایک غیر قوم اور غیر مذہب سے کس طرح شیر و شکر ہونا ہے اور پھر ہندوستان کو اس طور پر اپنا وطن بنا لیا کہ اسکی خاطر ہر طرح قربانی دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ اُن کا عملی نمونہ دراصل خاص طور پر اس وقت ہندوستان کے ہندوؤں کے لئے سیکولرزم کا پہلا اور اجنبی تصور تھا۔ حالانکہ اس سے پہلے ہندو قوم خود اپنی قوم کی تمام ذاتوں میں سیکولر روایات کو قائم نہیں رکھ سکی تھی۔ اور پھر ان بادشاہوں کے ساتھ ساتھ جو مذہبی علماء اور مسلمان صوفی تبلیغِ اسلام کے لئے یہاں آئے اُن کے عملی نمونہ نے۔ ان کی اسلامی مساوات نے یہاں کے باشندوں کے دلوں کو جیت لیا اور یہ سب مسلمان جو آج ہندوستان و پاکستان اور بنگلہ دیش کے وسیع علاقوں میں نظر آرہے ہیں۔ انہی صوفیوں اور بزرگانِ دین کی عظیم قربانیوں اور جاں نثاریوں کے نتیجہ میں ہیں۔

دوسری طرف خاص طور پر دورِ مغلیہ کے بادشاہوں نے اہلِ ہند سے جو سلوک کیا وہ آج بھی سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ آج بھی بابر نامہ اور اکبر نامہ میں اس کی مثالیں مل سکتی ہیں۔ اسی طرح یہ باتیں آج بھی وصایا کی شکل میں بہت سی دستاویزوں میں موجود ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ ان بادشاہوں کا نظامِ حکومت بہترین سیکولر نظامِ حکومت تھا۔ انہوں نے مذہبی مقامات کو جاگیریں عطا کیں پنڈتوں کو تحفوں اور عطایا سے نوازا۔ وہ اپنے محلات میں دیوالی کے مقدس تہوار کو بھی اسی شان و شوکت سے مناتے تھے جس طرح عید الفطر اور دیگر اسلامی تقریبات کو منایا کرتے تھے۔ انہوں نے کئی مندر خود حکومت کے اخراجات پر بنوائے۔ گائے کے ذبیحہ کو منع کرنے کا حکم دیا بابر نے تو خاص طور پر اپنے بیٹے ہمایوں کو فرقہ وارانہ جذبات کو ختم کر کے دل کو صاف رکھنے اور ہر قوم سے انصاف کرنے کی تلقین کی تھی۔ یہی حال دیگر مغل بادشاہوں کا بھی تھا۔

ممکن ہے مسلم بادشاہوں کے دورِ حکومت میں بعض ایسے واقعات بھی ہو گئے ہوں جن سے کسی دوسری قوم کی حوصلہ شکنی اور دل شکنی ہوئی ہو لیکن اوّل تو ایسے واقعات کی تہہ تک جانا ہوگا ان میں اکثر واقعات میں حکومت کے مخالف مجرم یا باغی نکلیں گے لیکن اگر اکّا دُکّا کوئی ایسے واقعات ثابت بھی ہو جائیں تو اصل میں یہ نہیں کہا جائیگا کہ حکومت ظالم تھی بلکہ سیکولر آئین کے ہوتے ہوئے اُسے حکومت کی مجبوری کہا جائے گا۔ بالکل اسی طرح جس طرح بابری مسجد کی شہادت کے معاملہ میں حکومتِ ہند نے خود ہندوستان میں اور بیرون ممالک میں اپنے دفاع میں یہ کہا ہے کہ وہ اپنی مجبوریوں کے باعث حکومتِ ہند کے سیکولر آئین کی حفاظت نہیں کر سکی۔

پس اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ صاف اور سچے تاریخی واقعات کو عوام کے سامنے لایا جائے اور کثرت سے اُن کی اشاعت کی جائے تاکہ معصوم عوام جنہیں قوم کے ایک طبقہ کی طرف سے تاریخی خیانت (باقی صفحہ ۱۶ پر)

خطبہ جمعہ

ساری جماعت کو بوسنیا کے حالات دنیا کے سامنے لا کر ان مظلوم بھائیوں کی خدمت کرنی چاہیئے

چونکہ یہ خطبے اب براہ راست سنائے جاتے ہیں اس لئے اب یہ فکر نہیں رہی کہ منتظمین بات سنیں اور آگے نہ پہنچائیں

یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاکستان کے احمدیوں کے صبر کا پھل ہے

از سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۹ از تبلیغ ۱۳۷۲ ہش/ فروری ۱۹۹۳ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

گزشتہ دو خطبات سے اس تجارت کا ذکر چل رہا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ اور خدا کی راہ میں اپنے اموال بھی پیش کرو اور جانیں بھی تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب الیم سے نجات کی خوشخبری دیتا ہے اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سی خوشخبریاں ہیں۔

اس ضمن میں مالی قربانی کا ذکر تو میں پہلے کر چکا ہوں اب میں نہایت اختصار کے ساتھ یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کو النفس کی قربانی کا بھی بہت موقع میسر آیا ہے النفس کی قربانی میں سے ایک تو وہ قربانی ہے جو پاکستان میں ایک لمبے عرصے سے مسلسل خدا کے حضور پیش کی جا رہی ہے۔ اس میں شہادتیں بھی شامل ہیں اور صالحیت کے اعلیٰ نمونے بھی داخل ہیں اور یہ بہت ہی لمبی کہانی ہے۔ اس لئے اس کو میں یہاں چھیڑنا نہیں چاہتا۔ میں مختصراً صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کی ہمدردی میں جماعت مالی قربانی کر رہی ہے ان کے لئے النفس کی قربانی اور محنت اور جہاد میں بھی مصروف ہے چنانچہ ہندوستان میں حال ہی میں مسلمانوں کے خلاف جو فسادات برپا ہوئے ان کے متعلق جہاں تک پاکستانی اخبارات کا تعلق ہے صرف یہ خبریں دی جاتی ہیں کہ گویا کلیتہً مسلمان مارے گئے ہیں حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے جب فسادات شروع ہو جائیں تو پھر دونوں طرف سے کارروائی کی جاتی ہے خواہ وہ کارروائی دفاع میں ہو یا جارحانہ ہو تو مسلمانوں نے بھی بعض علاقوں میں جوابی حملے کئے اور اس کے نتیجہ میں کچھ ہندوؤں کو بھی نقصان پہنچا۔ لیکن مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان ایک نمایاں تمیز ہے خدا نے ایسا فرق ظاہر فرمایا ہے جو ان علاقوں میں ایک فرقان کی حیثیت رکھتا ہے۔ مسلمانوں نے کسی عورت کی بے حرمتی نہیں کی کسی مظلوم عورت سے زیادتی نہیں کی لیکن ہندوؤں نے کثرت کے ساتھ مسلمانوں کی عزتیں لوٹی ہیں اور بوسنیا میں جو سلوک مسلمانوں سے بہت بڑے پیمانے پر کیا گیا ہے وہ بمبئی میں اور ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں ایک حد تک مسلمانوں سے کیا گیا پس جماعت نے مظلوموں کی خدمت میں فوری کارروائی کی اور مسلسل کارروائی کر رہی ہے باوجود اس کے کہ بمبئی میں جماعت کی تعداد بہت تھوڑی ہے کیونکہ وہ ایسا علاقہ ہے جہاں مسلمان پر سب سے زیادہ ظلم ہوئے ہیں اس لئے ہم نے چھوٹی تعداد کے باوجود اس علاقہ کو خصوصیت سے خدمت کے لئے نمونہ بنایا اور بڑے لمبے عرصہ سے وہاں کے خدام، انصار اور لجنات خدمت کے کاموں میں مصروف ہیں اور ہندو اور مسلمان میں فرق نہیں کرتے مظلوم کی خدمت کر رہے ہیں وہ ایسے ہندو علاقوں میں بھی پہنچے جہاں خود ان کی جانوں کو بھی خطرہ تھا لیکن وہ جو گھر لئے ہوئے تھے ان کو برتن لے کر دیئے جن کے پاس کپڑا نہیں تھا ان کو کپڑے دیئے کمبل کے ضرورتمندوں کو کمبل دیئے گئے اور اب ایک نیا پروگرام ہے جس کے تابع ہندوؤں کے علاقہ میں بھی لیکن زیادہ تر مسلمانوں کے علاقہ میں جہاں بہت زیادہ مکان جلے ہیں وہاں مکانوں کی تعمیر نو میں جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے بھرپور حصہ لے رہی ہے اور اس پر بہت زیادہ خرچ بھی آرہا ہے لیکن میں نے بمبئی کی جماعت کو یہ ہدایت کی ہے کہ خرچ کی پرواہ نہ کریں۔ جماعت نیک کاموں پر خرچ کرتی ہے وہ خدا تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور بظاہر ہماری جیبوں سے نکلتا ہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خدمت کو مختصر الفاظ میں یوں بیان فرما دیا ہے ع

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

کیونکہ جیب میں جو پڑتا ہے وہ بھی خدا ہی کی عطا ہوتی ہے اس لئے وہ شخص محض جاہل ہے جو سمجھتا ہے کہ میری جیب سے پیسہ نکلا ہے۔ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے تو توفیق ملتی ہے اور توفیق دیتا ہے تو توفیق ملتی ہے ورنہ ایسے ہیں جن کے پاس دولتوں کے پہاڑ ہیں لیکن ان کو کوئی توفیق نہیں مل رہی کہ وہ غریب مسلمانوں کی خدمت کریں یا دکھی ہوئی انسانیت کی خدمت کریں خواہ وہ مسلمان ہو یا ہندو ہو یا سکھ ہو تو اللہ کے فضل سے جو رپورٹیں مل رہی ہیں ان سے دل بہت راضی ہے کہ

جماعت بمبئی نے واقعۃً خدمت کا حق ادا کیا

لکھتے ہیں: لوگوں کو اوڑھنے کے لئے کمبل، پہننے کے لئے کپڑے، کھانا پکانے کے لئے برتن، کھانے پینے کی اشیاء اور جنس کی سپلائی، نہانے دھونے کے لئے صابن اور دیگر ضروریات بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ پھر نقل مکانی کرکے دوسری جگہوں پر جانے والوں کو ٹکٹیں خرید کر دی جا رہی ہیں۔ ۱۶۰ خاندانوں کو اب تک کھانا پکانے اور کھانے کے برتن دیئے گئے ہیں (یہ ایک رپورٹ میں تھا بعد میں پھر اور بھی اس میں شامل ہوتے گئے) ایک ہندو تنظیم سے تعارف حاصل کرکے ایک علاقہ کے ہندو گھرانوں کو برتن، کپڑے وغیرہ پیش کئے گئے چند روز قبل جماعت کو ایک ایسی جگہ کا علم ہوا جہاں ریلیف نہیں پہنچا تھا جماعت نے فوری طور پر وہاں پہنچ کر انتظام کیا دو ہندو تنظیمیں ایسی تھیں جنکے ساتھ تعاون کے ساتھ جماعت نے بکثرت ہندوؤں میں کھانا پکانے کے برتن وغیرہ اور دیگر ضروری سامان مہیا کئے۔ اب جماعت یہ پروگرام بنا رہی ہے (یہ آخری پروگرام انہوں نے لکھا ہے) کہ تعمیر نو شروع کرکے جلے ہوئے مکانوں کو رہائش کے قابل بنایا جائے (یہ خبر پہلے کی ہے۔ میں نے فیکس کے ذریعہ اسی وقت ان کو اطلاع کر دی تھی کہ جو بھی بجٹ ہے منظور ہے اور آئندہ بھی جو خرچ ہوگا انشاء اللہ جماعت مہیا کرے گی آپ لوگ خدمت کرتے رہیں۔

اس کے علاوہ خدمت کا ایک کام جماعت نے یہ کیا ہے کہ جہاں فرقہ ...

کے نتیجہ میں آگ بھڑک اٹھنے کے خطرات تھے وہاں بروقت پر حکمت کارروائی کے ذریعہ فسادوں سے علاقہ کو محفوظ رکھا اور یہ ایسا عمدہ کام تھا کہ ہندوستان کے بعض صوبائی ٹیلی ویژنز کے ذریعہ بعض علاقوں میں یہ منظر دکھائے گئے کہ کس طرح ہندو مسلمان آپس میں عقل کے ساتھ اور حکمت کے ساتھ رہ رہے ہیں اور ان علاقوں میں بروقت پر حکمت کارروائی کے ذریعہ فسادات کا ازالہ کیا گیا یوپی کے مختلف علاقوں میں اور خاص طور پر راجستھان کا جو علاقہ ہے وہاں بھی جماعت نے ہندو اور مسلمان لیڈروں سے بروقت مل کر ان کو عقل دی ان کو سمجھایا اور خدا کے فضل سے وہاں ہر قسم کے خطرات ٹل گئے۔

اب میں آپ کو

بوسنیا سے متعلق کچھ باتیں

بتانا چاہتا ہوں بوسنیا کے مسلمانوں پر جو گذر رہی ہے اس کے متعلق جتنا بھی بتایا جائے کم ہوگا اتنا دردناک، اتنا دلوں کو ہلا دینے والا ظلم وہاں توڑا گیا ہے کہ اس کے ذکر سے بھی انسان یعنی کم سے کم میرے جیسا انسان تو لرز اٹھتا ہے اور توفیق نہیں پا سکتا کہ ذکر کرے اس کا ذکر انسانی طاقت سے بڑھ کر ہے لیکن جس دردناک عذاب کی نوعیت یہ ہو کہ ذکر بھی طاقت سے بڑھ جائے وہاں کیا ہوا ہوگا کیا گزری ہوگی اس کا آپ حقیقت میں تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس ضمن میں جو کارروائیاں کی جا رہی ہیں اس سلسلہ میں ایک فوری کارروائی یہ ہے کہ بوسنیا سے ٹیلی ویژن کا ایک نمائندہ وفد کل سے یہاں آیا ہوا ہے۔ اور سویڈن کے نمائندے جو اس خدمت میں پیش پیش ہیں وہ بھی یہاں پہنچے ہوئے ہیں ان کے ذریعہ ہمیں بہت سی ویڈیو کیسٹس ملی ہیں اور وہ بتا رہے تھے کہ وہ بیچارے اس معاملہ میں بالکل بے بس ہیں بہت تھوڑا ہے جو دنیا کے ٹیلی ویژن پر دکھایا جاتا ہے اور بوسنیا کی حکومت اس وقت جس قسم کے مسائل میں گھری ہوئی ہے ان میں ایک بہت بڑا مسئلہ اقتصادی مسئلہ ہے فوجیوں کی وردیاں تک لیکر دینے کے پیسے نہیں ہیں ہتھیار خریدنے کے پیسے نہیں ہیں ٹیلی ویژن کے ذریعہ پروپیگنڈا تو بعد کی باتیں ہیں انہوں نے یہ درخواست کی کہ ہماری طرف سے جماعت احمدیہ یہ خدمت قبول کرے تو میں نے ان سے کہا کہ ہم تو پہلے ہی اللہ کے فضل سے یہ کر رہے ہیں اور جہاں جہاں جماعت احمدیہ کے ٹیلی ویژن کے پروگرام دکھائے جا رہے ہیں مثلاً خطبات میں بھی میں ذکر کرتا ہوں۔ اور ہر جگہ جماعت پھر آگے اپنے اخبارات وغیرہ کے ذریعہ کوشش کرتی ہے کہ آپ کی دردناک کہانیوں سے دنیا کسی حد تک واقف ہو سکے انہوں نے کچھ ویڈیوز جو دی ہیں ان کے متعلق میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اپنے علاقوں میں اپنے اپنے ملکوں میں اگر کچھ خرچ کرکے بھی وہ پروگرام ٹیلی ویژن پر دکھائے جا سکتے ہوں تو دکھائے جائیں امریکہ میں ایسے کیبل ٹیلی ویژنز ہیں جن کے ذریعہ کثرت کے ساتھ یہی ویڈیوز وہاں دکھائی جا سکتی ہیں بعض ایسے غیر حکومتی ادارے ہیں اور بکثرت ایسے ہیں جو چند ڈالرز کے عوض یعنی بہت معمولی قیمت پر علاقائی پروگرام دکھاتے ہیں اور وہاں بھی یہ ویڈیوز پیش کی جا سکتی ہیں جاپان میں جاپانی ٹیلی ویژن سے رابطے کرکے انگلستان کے ذریعہ دکھائی جا سکتی ہیں۔ غرضیکہ یورپ کے ممالک میں بکثرت ایسے مواقع ہونگے۔ افریقہ تو بہر حال اللہ کے فضل کے ساتھ جماعت کے اتنے اثر میں ہے کہ وہاں یہ کام بالکل مشکل نہیں ہے دنیا کے کونے کونے میں یہاں تک کہ فجی آئی لینڈ میں بھی اگر ٹیلی ویژن موجود ہو تو وہاں بھی ٹیلی ویژن کے ذریعہ ان میں جو حقائق پیش کئے گئے ہیں یہ سب دنیا کے سامنے لانے چاہئیں۔

بوسنیا کی خدمت کے سلسلہ میں

یورپین جماعتیں

اللہ کے فضل سے بہت ہی مستعد ہیں اور بڑے گہرے اور وسیع رابطے ہیں۔ اور حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح بعض چھوٹی چھوٹی جماعتیں بھی اتنی بڑی تعداد میں مہاجرین کی خدمت پر مسلسل انتھک مامور ہیں۔ اور جتنا خدمت کرتی ہیں۔ اتنا ہی ان کا خدمت کا جذبہ بڑھتا جاتا

ہے تھکتے نہیں ہیں۔ شروع شروع میں بعض دوسری مسلمان تنظیموں نے بھی کام شروع کیا اور مجھے بعض دوستوں نے بتایا کہ وہ کر رہی ہیں میں نے کہا بہت اچھی بات ہے آپ ان کی مدد کریں مجھے یہ خطرہ نہیں ہے کہ وہ میدان میں آئیں گے تو ہماری ساکھ خراب ہوگی مجھے ڈر یہ ہے کہ کچھ دیر کے بعد وہ تھک کر چھوڑ دیں گے اور صرف آپ کو اکیلے کام کرنا پڑے گا۔ چنانچہ اب جو حالات سامنے آ رہے ہیں ان میں یہی کیفیت ہے۔ اکثر جگہ یا وہ تھک کر چھوڑ گئے ہیں یا اس رنگ میں خدمت کی کوشش کی جس کا بہت ہی برا اثر پڑا ہے مثلاً بعض جگہ (اب نام لینا مناسب نہیں) جب احمدیہ وفد ایک کیمپ میں پہنچا تو وہاں کے مسلمان بوسنین مہاجرین نے ملنے سے انکار کر دیا۔ اور وجہ یہ بتائی کہ اس سے پہلے مولویوں کا ایک وفد آچکا ہے اور اس کے بعد ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ کسی مسلمان سے ملاقات نہیں کرنی بڑی منت سماجت سے سمجھا کر ان سے کہا کہ ہمیں کچھ موقعہ تو دو۔ بتاؤ تو سہی کہ کیا ہوا تھا اس پر انہوں نے یہ بتایا کہ مولویوں کا ایک وفد ہمیں دین سکھانے کے لئے آیا اور جب ہم نے ان کو بتایا اور ان سے گذارش کی کہ ہمارے حالات تو سنو کہ ہم پر کیا بیت رہی ہے تو حالات میں دلچسپی لینے کے بجائے انہوں نے کہا کہ ہمیں پہلے صرف یہ بتاؤ کہ تم نے ختنے کروائے ہوئے ہیں کہ نہیں کہتے ہیں ہم حیران رہ گئے ہمارے سر کٹ رہے ہیں۔ ہماری عورتوں کی عزتیں لوٹی جا رہی ہیں۔ ہمارے سینے چھلنی ہیں اور ان ظالموں کو یہ فکر پڑی ہوئی ہے کہ ہم نے ختنے کروائے ہوئے ہیں کہ نہیں۔ یہ لطیفہ نہیں ہے ہنسنے کی بات نہیں ہے سخت دردناک واقعہ ہے کہتے ہیں کہ ہمیں اسلام سے اس قسم کے اسلام سے ایسی نفرت ہوئی کہ ہم نے فیصلہ کیا کہ آئندہ سے کسی مسلمان سے ملاقات نہیں کرنی اور وہ ایک چرچ میں ٹھہرے ہوئے تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ ان مولویوں نے ان کو لازماً عیسائی بنا کر چھوڑنا تھا۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ان کی خدمت کی توفیق ملی۔ ان کو سینے سے لگایا اور پیار دیا اور اس کے بعد اُن کی کایا پلٹ گئی۔ پھر انہوں نے خود ہی واقعات سنائے اب میں صرف اس جگہ کی بات نہیں کر رہا بلکہ مختلف جگہوں سے جو واقعات مل رہے ہیں ان میں انہوں نے ایسے واقعات سنائے کہ ہمیں چرچ کی طرف سے مجبور کیا جاتا رہا کہ ہم سور کا گوشت کھائیں اور سور کے گوشت کے سوا اور کوئی گوشت دیتے ہی نہیں تھے تو ہم نے صاف انکار کر دیا اتنا اسلام تو بہر حال ان میں ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے کہا: ہم زیادہ پکے مسلمان نہ سہی مگر سور کبھی نہیں کھائیں گے اس لئے جو بھی سبزیاں تھیں ان پر گزارا کیا بالآخر وہ لوگ مجبور ہو گئے اور پھر انہوں نے اس مینو (MENU) سے سور ہٹا لیا۔

اس ضمن میں خدمت کے جو چند نمونے ہیں وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ بعض مہاجر بچیوں کی جہاں شادیاں ہوئیں ہیں ان کی شادیوں میں جماعت نے خاص طور پر خواتین نے بہت خدمت کی۔ حصہ لیا۔ بچوں کی ولادتیں ہوئی ہیں اس موقعہ پر خاص طور پر جماعت کے بہت سے خاندانوں نے مل کر ان کو تحائف بھی پیش کئے اور زچہ و بچہ کا خیال رکھا۔ گرم کپڑے، بستر، کھانے پینے کی اشیاء اور مالی امداد جہاں جہاں ضرورت پیش آتی ہے سب یورپین جماعتیں خدا کے فضل سے آگے ہیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ کچھ رپورٹس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں میں جب ادھر گھڑی کی طرف دیکھتا ہوں تو مختلف ممالک سے لوگ لکھتے ہیں کہ آپ گھڑی کی طرف دیکھتے ہیں تو ہمارا دل گھٹتا ہے لیکن میں کیا کر سکتا ہوں جب وقت گھٹ رہا ہے تو دل بھی ساتھ گھٹے گا جب دو طرفہ محبت کے تعلقات ہوں تو ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ لاہور سے ایک نوجوان نے لکھا ہے کہ مجھے آج پہلی دفعہ پتہ لگا ہے کہ ہمارا اور آپ کی محبت کا تعلق ہے۔ اور یہ اب بڑھ رہی ہے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹیلی ویژن کی برکتیں ہیں۔ خدا کرے یہ پروگرام پھیلیں، پھولیں، پھلیں۔

اب میں کچھ واقعات سناتا ہوں

۶۰ مہاجرین کا ایک وفد نمازِ جمعہ کے لئے لانے کا انتظام کیا گیا یہ ۶۰ کا جو عدد ہے یہ صرف ایک دفعہ کے جمعہ کی بات ہے۔ ہر جمعہ پر کوشش کی جاتی ہے کہ نئے وفود آئیں اور ہر جمعہ پر کبھی ۶۰ کبھی ۸۰ کبھی ۱۰۰ افراد پر مشتمل وفود (بھی) آتے ہیں تو یہ نہ سمجھیں کہ صرف ۶۰ سے ہی رابطہ ہے۔ کہتے ہیں کہ اس موقعہ پر انہوں نے ٹیلی ویژن پر خطبہ بھی سُنا اُس کا ترجمہ بھی ساتھ ساتھ پیش کیا گیا اُن میں سے ایک لیڈی ڈاکٹر تھیں وہ مسلسل روتی رہیں جب اُن کو تشفی دی گئی تو انہوں نے کہا کہ وطن سے دُور آج آپ کو اس طرح اکٹھے دیکھا ہے تو اپنے گھر کی یاد آرہی ہے غنیمت ہے کہ آپ لوگ اس قدر پیار اور محبت سے سلوک کرنے والے ہمیں مل گئے۔ ایک خاتون لکھتی ہیں کہ ایک خاتون ملیں۔ اُن سے جب مَیں نے پیار کا سلوک کیا تو وہ روتی رہیں اور اتنا روئیں کہ جس طرح بھی میں نے سمجھانے کی کوشش کی اُن کے آنسو نہیں تھمتے تھے کہتی ہیں کہ میری چیخیں نکل گئیں اور مَیں نے ان کو روتے روتے سینے سے لگا لیا۔ پھر ان کے آنسو تھمے پھر ان کو میری نکر پڑی تو بعض دفعہ غم کا مداوا غم سے ہی ہوتا ہے اور جتنا درد آپ ان کے لئے پیدا کریں گے اتنی ہی ان کو راحت پہنچے گی۔ یہ لفظوں سے تسلی دینے کا وقت نہیں ہے بلکہ پیار اور محبت ان پر لُنڈھانے کے وقت ہیں۔ اللہ تعالےٰ جماعت کو توفیق بخشے۔

اس ضمن میں مَیں یہ تحریک کرتا ہوں کہ خصوصاً

یُورپ کی جماعتیں مؤاخات کا نظام قائم کریں

اور بعض خاندان بعض خاندانوں کو اپنا لیں اور پھر صرف یہ نہ ہو کہ جب جماعتی نظام میں ان کے لئے اکٹھے ہونے کا کوئی بندوبست کیا جائے تو اسی موقعہ پر رابطے ہوں بلکہ خاندان یہ ذمہ داری اُٹھا لیں کہ فلاں خاندان ہمارا ہو گیا ہے۔ ان لوگوں کو محبّت کی بہت کمی ہے رہائش اور کھانے پینے کا انتظام تو جیسا بھی ہے یہاں ہو ہی رہا ہے لیکن جس بات کو ترسے ہوئے ہیں وہ یہ ہے کہ بعض لوگوں کا سارے کا سارا خاندان کٹ گیا ہے اکیلی عورت یا اکیلا مرد پہنچا ہُوا ہے۔ بعض بچے ہیں جن کا کوئی بھی نہیں رہا تو ضرورت ہے کہ انسانی ہمدردی سے اُن کو سینے سے لگایا جائے۔

ایک معمّر خاتون نے بڑے جذباتی انداز میں کہا کہ آپ ہماری خدمت تو کرتے ہیں مگر دُعائیں کریں کہ ہمیں ہمارا بوسنیا واپس مل جائے۔ ہم سے اب بوسنیا کی جُدائی برداشت نہیں ہوتی۔ دو لیڈی ڈاکٹرز تھیں انہوں نے کہا ہم تو صرف نام کے مسلمان تھے ہمیں علم ہی نہیں تھا کہ اسلام کیا ہے یہ بات ہمارے لئے تسکین کا موجب ہے کہ ایک جماعت ایسی ہے جس کا مرکز جس کا خلیفہ ہمارے لئے بھی اسی طرح دردمند ہے جس طرح آپ لوگوں کی تکلیف میں ہوتا ہے اور ساری جماعت جو خدمت کر رہی ہے اس کے نتیجہ میں اب ہمیں اسلام پر تفخر پیدا ہو گیا ہے ہم ان ملکوں میں پہلے اسلام سے شرماتے تھے اب ہم بڑے فخر سے ان لوگوں کو بتا رہے ہیں کہ ہاں، ہم مسلمان ہیں تو آپ کی محبت اور آپ کے پیار نے دیکھیں کیسے معجزے دکھائے ہیں، کیسا انقلاب برپا کیا ہے کہ وہ لوگ جن کے متعلق خطرہ تھا کہ غیر مسلموں کی مار کھا کر غیر مسلموں کی گود میں جہاں دنیا گنوا بیٹھے ہیں وہاں دین بھی گنوا بیٹھیں یعنی بعض غیر مسلموں نے اُن کی دنیا چھینی ان سے بھاگے تو جو گود میسر آئی وہ بھی غیر مسلموں کی اور انہوں نے دین چھیننے کی کوشش کی تو جماعتِ احمدیہ کو اس خدمت کی توفیق مل رہی ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نام لیواؤں کے لئے اپنی جانیں بھی پیش کر رہی ہے اپنے اموال بھی پیش کر رہی ہے اور اُن کو ہر قسم کے بیرونی خطرات سے بچانے کے لئے کوشاں ہے۔ اس ضمن میں ایک اور تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کو ہتھیاروں کی چونکہ شدید ضرورت ہے اور اس قسم کی چیزوں کی بھی جیسے وردیوں وغیرہ کی اور بوٹوں کی تو یورپ سے آرمی ڈپو وغیرہ سے ہمیں جو کچھ میسر آتا ہے ہم پہلے بھی بھیج رہے ہیں انشاء اللہ اور بھی لے کر بھجواتے رہیں گے لیکن

ہتھیاروں کی سپلائی ہمارے بس میں نہیں ہے اور بعض ممالک میں وہ خلافِ قانون بھی ہے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ ایسے مسلمان ممالک جہاں بعض احمدی فوج سے ریٹائر ہوئے ہوں اور جہاں حکومت کی ہمدردی اور حکومت کی BLESSING بھی ان کو شامل ہو حکومت کے سائے تلے وہ آزادی کے ساتھ خدمت کر سکیں وہ ایسی پرائیویٹ ایسوسی ایشنز بنائیں جن میں بوسنیا کو ہتھیار مہیا کرنے کا پروگرام شامل ہو اور اس میں صرف احمدیوں کو ممبر نہ بنائیں بلکہ غیر احمدی بااثر لوگوں کو بھی ممبر بنائیں یہ وقت ایسا نہیں ہے کہ اس میں کسی طرح بھی فرقوں کی تقسیم کام کی راہ میں حائل ہو۔ آپ پہل کر جائیں آپ کا یہی ثواب کافی ہے لیکن کثرت سے اپنے غیر احمدی ہمدرد بھائیوں کو ساتھ ملائیں ایسی ایسوسی ایشنز قائم کریں جو حکومتوں سے بھی رابطے کرے اور دُوسرے ایسے ذرائع سے جو غیر حکومتی ذرائع ہوتے ہیں اور جن کے ذریعہ ہتھیار مل جایا کرتے ہیں ہتھیار لے کر پھر کوشش کریں کہ ان کو کسی طرح بوسنیا پہنچایا جائے یہ کام حکومت کی مدد سے ممکن ہے اور وسیع پیمانے پر ایسوسی ایشنز کے قیام کے ذریعہ یا مجالس کے قیام کے ذریعہ مہیا کیا جا سکتا ہے وہ ضرور کرنا چاہیئے۔

ہمارے جو وفود بوسنیا سامان لے کر جا رہے ہیں اُن کے متعلق مَیں پہلے ایک خطبہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ وہ جو حالات دیکھ کر آئے ہیں وہ لکھتے ہوئے بھی یہ لکھتے ہیں کہ ہمیں پوری طرح لکھنے کی بھی طاقت نہیں ہے کہ کیسی بے سرو سامانی کی حالت ہے اور ان کو کس قدر بھیانک مظالم کا نشانہ بنایا گیا ہے کہتے ہیں کہ جب ہم ایک جگہ خدمت کر رہے تھے تو ایک معمّر خاتون ہمارے پاس آ کر بیٹھ گئیں اور اپنے عزیزوں کی تصویریں دکھائیں جو سربیا کے ظلم کی بھینٹ چڑھ چکے تھے تصویریں دکھاتے ہوئے ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ہمارا دل بھی آنسو بہا رہا تھا۔ مگر کبھی بے بسی کا ایسا عالم نہیں ہُوا جو ان مظلوموں کو دیکھ کر ہوتا ہے ان کی دلجوئی کی کوشش تو کی لیکن جب اپنا دل ہی تسلی نہ پاتا ہو تو اُن کے زخم کیسے مندمل ہوں گے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے ٹاؤن کی آبادی چھ سات ہزار تھی۔ اس خاتون کے سوا جو یہاں پہنچی تھیں ایک بھی زندہ نہیں بچا تمام کے تمام بھیڑ بکریوں کی طرح یا ذبح کئے گئے یا گولیوں کا نشانہ بنائے گئے اور پھر تمام تر بقیہ گاؤں کو جلا کر خاکستر کر دیا گیا۔

انگلستان کی جماعت میں

وٹفورڈ (WATTFORD) کی جماعت کا پہلا نمبر رہا ہے

کیونکہ یہیں سے خدا کے فضل سے نہایت ہی مؤثر رابطوں کا آغاز ہُوا تھا۔ وٹفورڈ کی یہ جماعت جب پہلا وفد یہاں مسجد لنڈن میں لے کر آئی۔ اور ہماری ملاقات ہوئی اور آپس میں بہت سی محبت اور پیار کی باتیں ہوئیں تو ایک معمّر دوست نے کہا کہ میں بہت دکھوں میں سے گذر کر آیا ہوں میری ساری زندگی پیچھے پڑی ہوئی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج میری زندگی کا یہ بہترین دن ہے۔

ایک دوست بار بار خون کے متعلق کہہ رہا تھا تو میں نے کہا شاید ان کو خون چاہیئے چنانچہ میں نے کہا کہ ہاں ہمارا خون بھی حاضر ہے تو اس نے کہا نہیں۔ پھر مترجم نے سمجھایا کہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ خون ملائیں اور جس طرح دودھ بھائی ہوتے ہیں ہم خون بھائی بن جائیں تو ان لوگوں میں۔ محبت کے جواب میں بڑی محبت پائی جاتی ہے آپ ان کے لئے تھوڑی سی قربانی کریں یہ آگے سے فدا ہوتے ہیں اور بہت اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں اور خدا کے فضل کے ساتھ ان سے تعلقات کے نتیجہ میں آپ کے اخلاق بھی سدھریں گے کیونکہ میں نے ان میں بعض ایسی اخلاقی قدریں دیکھی ہیں کہ جو جماعت میں بھی اس شان سے نہیں ہیں، اس کثرت سے نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ توفیق دے اور یہ اس طرح ملیں کہ ہم ان کی بہترین چیزیں لے لیں اور یہ ہم سے بہترین چیزیں اور اسلام اور دین اور اس پر کیسے عمل کیا جاتا

ہے یہ باتیں بھی سیکھیں لیکن میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ خدمت کو تبلیغ کا ذریعہ بنانے کی خاطر اختیار کرنا ظلم ہے۔ خدمت کے نتیجہ میں اگر دل مائل ہوں تو یہ ایک الگ بات ہے لیکن تبلیغ کی خاطر خدمت نہیں کرنی کیونکہ قرآن کریم میں جہاں جہاں میں نے خدمت کا مضمون دیکھا ہے کہیں بھی ایک جگہ بھی مجھے یہ بات دکھائی نہیں دی کہ تبلیغ کی خاطر، اپنا دین پھیلانے کی خاطر خدمت کرو بلکہ خدمت کے تذکرے میں دین کا ذکر ہی کوئی نہیں۔ بلا تمیز مذہب و فرقہ اور ملت، رنگ و نسل تمام بنی نوع انسان کی ایک عام خدمت کا مضمون چلتا ہے اور بنی نوع انسان سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی رحمت کا جو تعلق ہے یہ دراصل وہی مضمون ہے جو بیان کیا جاتا ہے آپ کو رحمۃ للمسلمین نہیں فرمایا۔ رحمۃ للمؤمنین نہیں فرمایا۔ رحمۃ للعالمین فرمایا ہے پس یہ جو ابتدائی انسانی خدمتیں ہیں بلا تمیز مذہب و ملت یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی رحمت ہی ہے جس کے آپ آگے ساقی بنیں گے اس رحمت کے جام بھر بھر کے دنیا کو پلائیں گے یہی وہ روح ہے جس کو آپ کو ضرور قائم رکھنا ہوگا یہاں انگلستان ہی کی بات ہے کہ ایک کیمپ سے جماعت کا گہرا رابطہ تھا ایک موقعہ پر اُن کو ایک اور مسلمان تنظیم کا پیغام ملا کہ آپ ہم سے کیوں نہیں ملتے۔ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں کیونکہ یہ اُن کے زیرِ احسان تھے اس لئے یہ اُن کی شرافت تھی کہ انہوں نے اُن سے پوچھا انہوں نے کہا کہ آپ کی اجازت ہے کہ ہم اُن کے پاس جائیں انہوں نے کہا شوق سے جائیں اگر وہ آپ کی کوئی اور خدمت کر سکتے ہیں تو بہت اچھا ہے اور ہم تو اس بات کو خدمت میں داخل ہی نہیں سمجھتے کہ مذہبی یا فرقے کی تمیز کی جائے۔ وہ گئے اور کچھ دیر کے بعد سخت نالاں ہو کر واپس آئے انہوں نے کہا کیوں ؟ کیا ہوا ہے جواب یہ دیا کہ جب ہم ان سے ملے ہیں تو جاتے ہی پہلے احمدیت کو گالیاں نکالنی شروع کر دیں اور ہمیں سمجھانے لگے کہ یہ تو کافر ہیں۔ ہم نے ان سے کہا کہ اگر یہ کافر ہیں تو پھر یہ کافر اچھے ہیں کیونکہ آپ سے ملنے کے لئے انہوں نے ہمیں نہیں روکا۔ اور آپ عجیب مومن ہیں کہ ان سے ملنے کے لئے روک رہے ہیں تو ہمیں آپ کے پاس بھیج رہے ہیں یہ اس قسم کا بائیکاٹ کا جو مضمون ہے یہ ہماری سمجھ سے بالا ہے۔ یہ اسلام کی طرف سے نہیں ہو سکتا اور واقعۃً انہوں نے بہت گہری بات کی ہے۔ مسلمان ملاّں کو کون سمجھائے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ کے بائیکاٹ کی تعلیم دی جاتی تھی آپ نے کبھی کسی اور کے خلاف بائیکاٹ کی تعلیم نہیں دی۔ مومنوں کی آپس میں جب ناراضگی ہوئی یا کوئی غلطی ہوئی تو ایک دو موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے عارضی طور پر بائیکاٹ، مومنوں کا کیا گیا ہے۔ کافروں کا یا غیر مذہب والوں کے بائیکاٹ کا کہیں کوئی ذکر نہیں ملتا پس ہم تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلام ہیں۔ بینگنوں کے غلام تو نہیں ہیں اس لئے ہم تو آپ کی سنت پر عمل کریں گے اور یہی سنت ہے جو زندہ رہنے کے لائق ہے پس کچھ دوسری مسلمان تنظیمیں جو ابھی تک کام کر رہی ہیں اور خاص طور پر بعض فلسطینی تنظیمیں ہیں جو اللہ کے فضل سے بڑے اخلاص سے بہت ہی مستقل مزاجی سے خدمت کر رہی ہیں ان سب کے ساتھ ہمارا تعاون رہے گا اور کم از کم جماعت کی طرف سے کبھی کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہئے کہ اس کا وہم ہی دلوں میں پیدا ہو۔ ہاں جو خود پوچھے یا مذہب کی ضرورت کے لئے بعض چیزوں کی طلب کرے جیسا کہ لوگ قرآن کریم کا ترجمہ یا نماز کا ترجمہ وغیرہ پوچھتے ہیں وہ تو ہم بہرحال انشاء اللہ پیش کریں گے

ایک اور خدمت جو جماعت بڑی عمدگی سے کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ مختلف کیمپوں میں

مہاجرین کی لسٹیں

بنا کر ان کا تبادلہ کیا جا رہا ہے میں نے یہ ہدایت کی تھی ابھی تک مجھے اس طرف سے پوری طرح تسلی نہیں ہوئی۔ اسی غرض سے میں دوبارہ دہرا رہا ہوں کہ ہمیں جہاں جہاں بھی بوسنین ٹھہرے ہوئے ہیں ان کی فہرستیں نام وار نہیں بلکہ گاؤں کے لحاظ سے اور علاقے کے لحاظ سے مرتب کرنی چاہئیں۔ اور پھر ان کو آگے اسم وار ترتیب دینا چاہئیے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے یہاں رابطوں میں دیکھا ہے کہ دس پندرہ بیس میل کے فاصلے پر ہی دو مختلف کیمپ ہیں ان میں بعض بچھڑے ہوئے موجود ہیں اور ان کو پتہ ہی نہیں کہ ہم اتنے قریب ہیں۔ جب اسلام آباد میں پروگرام ہوا جس میں میں نے بھی شرکت کی تھی تو دو خواتین نے جو مختلف کیمپوں سے آئی تھیں ایک دوسرے کو دیکھا اور خوشی سے اُن کی چیخیں نکل گئیں۔ دوڑ کر بغل گیر ہوئیں اور پھر ایک خاتون نے بتایا کہ ہم ایک ہی گاؤں کی ہیں قریبی رشتہ دار ہیں۔ ہمیں پتہ ہی نہیں تھا کہ ہم اتنی قریب آچکی ہیں تو اس پر میں نے جماعتوں کو ہدایت کی تھی کہ تمام کیمپوں سے جن سے بھی رابطہ ہے وہاں کی فہرستیں دیہات کے لحاظ سے تیار کریں اور پھر ان کو اسم وار ترتیب دیں اور ان کا تمام کیمپوں کے ساتھ تبادلہ ہونا چاہیئے گویا آپ کے پاس ایک ڈائریکٹری سی بن جائے جب بھی کوئی بوسنین مسلمان مہاجر چاہے کہ اس کا کوئی رشتہ دار پتہ لگے کہ کہاں ہے تو وہ اپنا گاؤں تو جانتا ہے فوراً گاؤں کی فہرست دیکھ لے گا اور اس گاؤں کے جتنے بھی مہاجر کہیں موجود ہیں ان کی فہرستیں ہمارے پاس تیار ہوں گی۔

اس سلسلہ میں بعض جماعتوں کی طرف سے اطلاع مل رہی ہے۔ انگلستان کی ایک جماعت نے بھی اطلاع دی ہے کہ خدا کے فضل سے ہمیں بہت سے بچھڑے ہوؤں کو اس رنگ میں ملانے کا موقعہ ملا ہے ایک اور جگہ سے بھی اسی قسم کی خبر آئی کہ وہاں بعض غیر احمدی وفود ان بوسنین سے ملے جن کا ہمارے ساتھ تعلق ہے اور بہت لمبی تقریریں کی گئیں کہ یہ احمدی بالکل کافر، ان کا دین سے کوئی تعلق نہیں اور فلاں حکومت نے یہ کیا اور فلاں نے یہ کیا ان کو زیادہ بات تو سمجھ نہیں آئی ہوگی اور انگریزی دان بھی ان میں سے بہت کم ہیں مگر جو انگریزی جانتا تھا اس نے ساری باتیں سُنیں اور آخری جواب صرف اتنا دیا Ahmadies! very good Muslims جنہوں نے آنکھوں سے دیکھا ہے کہ اچھے مسلمان ہیں وہ کانوں کی باتوں پر کیسے اعتبار کر جائیں گے جو آنکھ دیکھتی ہے اس کا اعتبار اس کی نسبت بہت زیادہ ہے جو کان سُنتا ہے۔

ایک لیڈی ڈاکٹر کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے کہا: آپ پہلے وہ مسلمان ہیں جنہوں نے ہمارے زخموں پر پھاہا رکھنے کی کوشش کی ہے لیکن ساتھ ہی بڑے جذباتی رنگ میں کہا کہ آپ کا قصور ہے کہ پہلے ہم تک کیوں نہ پہنچے ہم گرجوں سے وابستہ رہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہاں سال کے پہلے دن کو بہت اہمیت دی جاتی ہے) سال کا پہلا دن ایک گرجا میں گزارا

کاش آپ پہلے آئے ہوتے

تو ہم مسجد میں جا کر سال کا پہلا دن بسر کرتے۔

بہرحال ساری جماعت کو ان لوگوں کے حالات دُنیا کے سامنے لاکر اور جو باتیں میں نے آپ کے سامنے نئی رکھی ہیں ان کو پیشِ نظر رکھ کر بڑی مستعدی کے ساتھ نئے منصوبے بناتے ہوئے اپنے ان مظلوم بھائیوں کی خدمت کرنی چاہئیے اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ چونکہ یہ خطبے اب براہ راست سنائے جاتے ہیں اس لئے اب وہ فکر نہیں رہی کہ منتظمین بات سُنیں اور آگے نہ پہنچائیں۔ اور پانی کھیتوں تک پہنچنے کی بجائے کھالے ٹوٹ ٹوٹ کر ہی بہہ جائے اب تو خدا کے فضل سے ایک ایک پودا نظر کے سامنے ہے اور میں اُن کو اپنی ایمان اور محبت کی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور وہ مجھے براہ راست اپنی جسمانی آنکھوں سے بھی دیکھ رہے ہیں تو اس کی بڑی برکت ہے۔ دنیا سے اتنی جلدی جواب آتے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے ایک تحریک ہوئی اور فوراً دنیا کے کونے کونے سے فیکسز آنی شروع ہو گئیں کہ ہماری طرف سے یہ حاضر ہے۔ یہ حاضر ہے اور ہم یہ پروگرام بنا رہے ہیں اس سے پہلے مہینوں لگ جایا کرتے تھے اور اس کے باوجود بھی تسلی نہیں ہوتی تھی۔ ہماری اکثریت ایسی تھی جس سے واقعۃً خلافت کا رابطہ کٹا ہوا تھا اور اب جب یہ رابطہ قائم ہو رہا ہے تو حیرت انگیز پاک تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ میں نے گزشتہ خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ بعض پُرانے صحیفوں میں جو یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ آئندہ زمانہ میں یہ ہونے والا ہے میں انشاء اللہ اس کا ذکر کروں گا کسی دوست نے کہا کہ صحیفوں سے مُراد الٰہی صحیفے ہوتے ہیں یہ بات درست

ہیں۔ صحیفوں میں کتب اور رسائل بھی شامل ہیں اور الٰہی صحیفوں کو آسمانی صحیفے کہا جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے مستند لغت کی بعض کتابیں دیکھی ہیں ان سے میری وہ بات درست نکلی ہے تو صحیفوں سے مراد یہ نہیں تھی کہ پرانی الٰہی کتب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور کتاب نازل ہوئی ہوں ان کے حوالے دوں گا۔ میرے نزدیک مسلمان بزرگوں نے جو باتیں لکھیں جن کی پیشگوئیاں دراصل بعض الٰہی بشارتوں پر مبنی ہیں تو چونکہ ان میں آسمانی صحیفوں کا سا بھی ایک رنگ پایا جاتا ہے اور بعض احادیث پر مبنی ہیں جو یقیناً آسمانی صحیفوں کا درجہ رکھتی ہیں اس لئے میں نے وہ ذکر کیا تھا

چند پیشگوئیاں

آپ کے سامنے رکھ کر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباس بھی پیش کروں گا۔

" مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ابن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی ایک کتاب "قیامت نامہ" ہے۔ یہ کتاب مطبع مجتبائی دہلی سے شائع ہوئی ہے اس کے صفحہ ۵ پر یہ درج ہے کہ

دور وقت بیعت آوازی از آسمان شود بایں عبارت ہذا خلیفۃ اللہ المھدی فاسمعوا لہٗ واطیعوا۔ وایں آواز خاص و عام آں مکان را ہمہ بشنوند"

ترجمہ اس کا یہ ہے کہ بیعت کے وقت آسمان سے ان الفاظ میں آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات غور سے سنو اور اس کی اطاعت کرو اور یہ آواز اس جگہ کے تمام خاص و عام سنیں گے۔

پھر "مہدی موعود" ترجمہ جلد سیز دہم بحار الانوار کے صفحہ ۱۱۱۸ پر جو علامہ مجلسی کی تصنیف ہے اور جس کا ترجمہ علی دوانی نے کیا ہے اور جو دار الکتب الاسلامیہ۔ تہران ایران سے شائع ہوئی ہے، اس میں لکھا ہے یہ حضرت جعفر صادق رح کے الفاظ ہیں

"اِنَّ قَائِمَنَا اِذَا قَامَ مَدَّ اللّٰہُ لِشِیْعَتِنَا فِی اَسْمَاعِھِمْ وَ اَبْصَارِھِمْ ۝ حَتّٰی یَکُوْنَ بَیْنَھُمْ وَ بَیْنَ الْقَائِمِ بَرِیْدٌ یُکَلِّمُھُمْ فَیَسْمَعُوْنَ وَ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ وَ ھُوَ فِیْ مَکَانِہٖ"

کہ ہمارے امام قائم جب مبعوث ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ کے کانوں کی شنوائی اور آنکھوں کی بینائی کو بڑھا دے گا۔ یہاں تک کہ یوں محسوس ہوگا کہ امام قائم اور ان کے درمیان کا فاصلہ ایک برید یعنی ایک سٹیشن کے برابر رہ گیا ہے ڈاک کی جو منازل ہوتی ہیں اس سے مراد برید ہے۔ چنانچہ جب وہ ان سے بات کریں گے تو وہ نہیں سنیں گے اور ساتھ دیکھیں گے بھی جبکہ وہ امام اپنی جگہ پر ہی ٹھہرا رہے گا تو یہ بھی ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی اور بالکل واضح تھی جو اللہ تعالیٰ نے اس طرح پوری فرمائی ہے اس میں ایک خاص قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس سے عام دنیا کی دید اور عام دنیا کی شنوائی مراد نہیں ہے جو عام آنکھوں سے دیکھی جاتی ہے ورنہ حضرت امام جعفر صادق یہ نہ فرماتے کہ ہمارے گروہ کے کانوں کی شنوائی اور آنکھوں کی بینائی کو اللہ تعالیٰ بڑھا دے گا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو تعلق رکھیں گے اور بات سننا چاہیں گے اور دیکھنا چاہیں گے ان کو اللہ تعالیٰ توفیق دے دے گا کہ دور بیٹھے بھی وہ دیکھ بھی لیں اور سن بھی لیں ساری دنیا تو ان پروگراموں میں شامل نہیں ہو رہی لیکن وہ جو محبت کا تعلق رکھتے ہیں وہی آتے ہیں اور وہی سنتے ہیں۔ تو ہمارے گروہ کی بینائی کا بڑھانا بھی ایک لطیف اشارہ ہے۔

حضرت امام باقر رح نے فرمایا اور یہ "المھدی الموعود المنتظر" کتاب سے حوالہ لیا گیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں

یُنَادِیْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ بِاسْمِ الْمَھْدِیِّ فَیَسْمَعُ مَنْ بِالْمَشْرِقِ وَ مَنْ بِالْمَغْرِبِ حَتّٰی لَا یَبْقٰی رَاقِدٌ اِلَّا اسْتَیْقَظَ

(اَلْمَھْدِی الْمَوْعُوْدُ الْمُنْتَظَرُ عِنْدَ عُلَمَاءِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْاِمَامِیَّۃِ الجزء الثانی صفحہ ۲۹۷ مؤلفہ شیخ نجم الدین جعفر بن محمد العسکری دار الزہراء۔ بیروت ایڈیشن سنہ ۱۹۷۷ء)

کہ امام باقر نے فرمایا: حضرت امام مہدی کے نام پر ایک منادی والا آسمان سے منادی کرے گا اس کی آواز مشرق میں بسنے والوں کو بھی پہنچے گی اور مغرب میں رہنے والوں کو بھی یہاں تک کہ ہر سونے والا جاگ اُٹھے گا۔

اس میں ایک بڑی وضاحت ہے جس کو احمدی تو پہلے ہی سمجھتے ہیں لیکن جو دوسرے بعض مہمان آتے ہیں ان کی خاطر میں تسلیم کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہیں نعوذ باللہ مجھے نہ امام مہدیؑ سمجھ لیں۔ حضرت امام باقرؒ نے اس مضمون کو کھول دیا ہے کہ امام مہدی اور ہوگا اور وہ جو منادی کرنے والا ہے وہ اور ہوگا اور وہ اس کے نام پر منادی کرے گا۔ چنانچہ میں نے بھی جب اس عالمی پروگرام میں شرکت کی تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام دنیا تک پہنچایا نہ کہ نعوذ باللہ خود مہدی بن کر ظاہر ہوا۔

یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصاً

پاکستان کے احمدیوں کے صبر کا پھل

ہے اور ان کی مسلسل قربانی اور جدوجہد کا اور راضی برضا رہتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہ میں تکلیفیں برداشت کرنے کا پھل ہے قید کی صعوبتیں جھیلنے کا پھل جان مال عزت کی قربانی پیش کرنے کا پھل ہے چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریروں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ہونا مقدر تھا اور ضرور تھا کہ جماعت صبر کے امتحانوں میں ڈالی جاتی اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ یہ برکتیں بخشتا۔

"مولوی ابو رحمت صاحب نے عرض کی حضور میرے واسطے دعا فرمائی جاوے کہ پیشتر تو میری زندگی اور رنگ میں تھی مگر اب جب سے میں نے علی الاعلان حضور کے عقائد کی اشاعت اپنا فرض مقرر کر لیا ہے تو میری برادری بھی مخالف ہو گئی ہے اور درپے آزار ہے اور عام طور پر لوگ بھی مجمعوں میں کم آتے ہیں"۔

اس قسم کا ایک واقعہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی ہوا جب ایک صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ آپ پر ایمان لانے سے پہلے تو میری اور شان تھی۔ میں قبیلے میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا کسی کی مجال نہیں تھی کہ میری طرف انگلی اُٹھا سکے لیکن اب تو گلیوں کے کمینے بھی مجھ پر باتیں کرتے رہتے ہیں تو اسی قسم کے درد کے ڈوبے ہوئے الفاظ میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور اپنا حال پیش کیا تو آپ نے فرمایا:

"آپ صبر سے کام لیں اور استقلال رکھیں آپ دیکھ لیں گے کہ پہلے سے بھی زیادہ لوگ آپ کے مجمعوں میں جمع ہوں گے اور ساری مشکلات دور ہو جاویں گی ایسی مشکلات کا آنا از بس ضروری ہے۔ دیکھو امتحان کے بغیر کسی کی کچھ قدر نہیں ہوتی دنیا ہی میں دیکھ لو کہ پاسوں کی کیسی پوچھ ہوتی ہے کہ کیا پاس کیا ہے؟ پس جو لوگ خدائی امتحان میں پاس ہو جاتے ہیں پھر اُن کے واسطے ہر طرح کے آرام و آسائش رحمت اور فضل کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد نمبر ۵۔ صفحہ ۲۴۶)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ تحریر ہے جو میں پیش کر رہا ہوں خطبہ الہامیہ میں سے یہ اقتباس لیا گیا ہے۔

"نزول کے لفظ میں جو حدیثوں میں آیا ہے یہ اشارہ ہے کہ مسیح کے زمانہ میں امر اور نصرت انسان کے ہاتھ کے وسیلہ کے بغیر اور مجاہدین کے جہاد کے بغیر آسمان سے نازل ہوگی اور مدبروں کی تدبیر کے بغیر تمام چیزیں اوپر سے نیچے آئیں گی گویا مسیح بارش کی طرح فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر آسمان سے اُترے گا۔ انسانی تدبیروں اور دنیاوی حیلوں کے بازوؤں پر اس کا ہاتھ نہ ہوگا اور اس کی دعوت اور حجت زمین میں چاروں طرف بہت جلد پھیل جائے گی ...

پس یاد رکھیں جو کچھ اب رونما ہو رہا ہے اور بہت بڑھ کر آئندہ رونما ہونے والا ہے یہ انسانی حیلوں اور چالاکیوں کے نتیجہ میں ہرگز نہیں ہے یہ خدا کی تقدیر تھی جو آسمان سے بارش کی طرح نازل ہو رہی ہے اور ربوہ سے ہجرت سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے مضمون میں مجھے بھی جماعت کو یہ تسلی دینے کی توفیق بخشی اور مولویوں کو مخاطب کرکے میں نے یہ کہا تھا کہ تم خدا کے فضلوں کو ہم پر نازل ہونے سے روکنے کی کوشش کر رہے ہو لیکن کبھی بارشیں بھی چھتریوں اور سائبانوں سے رُکی ہیں یہ فضل تو اب پھیلیں گے اور ساری دنیا میں رحمتوں کی بارشیں ہوں گی اور تم نہیں روک سکو گے تو مجھے یہ تجربہ بڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقریباً ۱۰۰ سال پہلے یہی نقشہ اس طرح کھینچا تھا فرمایا ... "بہت جلد پھیل جائے گی" ... اب آپ آگے سنئے

"اسکی دعوت اور حجت زمین میں چاروں طرف بہت جلد پھیل جائے گی اس بجلی کی طرح جو ایک سمت میں ظاہر ہو کر ایک دم میں سب طرف چمک جاتی ہے"۔

ٹیلی ویژن کے نظام کے ذریعہ آوازوں اور تصویروں کے پھیلنے کا کیا خوبصورت نقشہ ہے جو خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے جاری ہوا ہے۔

"یہی حال اس زمانہ میں واقع ہوگا پس سن لے جسکو دو کان دیئے گئے ہیں اور نور کی اشاعت کیلئے صور پھونکا جائیگا"۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو موجود تھے لیکن الہامی کلام تھا آپکی شان جو دنیا میں پہنچنی تھی وہ بعد کے زمانہ میں جانی تھی اسلئے اس زمانے کی بات کر رہے ہیں حالانکہ وہ زمانہ آپ ہی کا ہے تو فرمایا کہ

"سن لے جسکو دو کان دیئے گئے ہیں اور نور کی اشاعت کے لئے صور پھونکا جائیگا اور سلیم طبیعتیں ہدایت پانے کے لئے پکاریں گی اس وقت مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب کے فرقے خدا کے حکم سے جمع ہو جائیں گے"۔

پس یہ جو خدا کے فضل سے سعید روحیں مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب کی اس ذریعہ سے جو بجلی کی سرعت کے ساتھ ساری دنیا میں پھیلتا ہے جمع ہو رہے ہیں یہ الٰہی نوشتوں کی باتیں ہیں۔ قرآن کریم کی پیشگوئیاں ہیں جو پوری ہو رہی ہیں۔ یہ عجیب جمع ہے کہ زمانہ بھی جمع ہو رہا ہے اور یہ زمانہ گزشتہ زمانوں سے بھی جمع ہو رہا ہے اور جمعوں کے ذریعہ اس جمع کا عالمی انتظام فرمایا گیا ہے۔

اب جتنا وقت ہے اس میں دوستوں کے چند اقتباسات آپکے سامنے رکھ دیتا ہوں دیا تی پھر انشاء اللہ۔ ہندوستان سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ ... "آپ سے ملاقات کا ایک عجیب سا موسم شروع ہوا ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ان معنوں میں بہت ہی پیارے انداز میں فرمایا ہے کہ موسم ہوتے ہیں لوگوں کے آنے کے بھی اور جانے کے بھی تو خدا تعالیٰ محبت کے نتیجہ میں فصاحت و بلاغت عطا کرتا ہے اب یہ دوست جن کا یہ خط ہے زیادہ پڑھے ہوئے نہیں ہیں۔ مگر دیکھیں کیسا پیارا فقرہ لکھا ہے۔

آپ سے

ملاقات کا ایک عجیب سا موسم

شروع ہوا ہے جس میں جو سرور ہوتا ہے وہ بیان نہیں کیا جا سکتا"۔

لاہور کے ایک نوجوان لکھتے ہیں کہ:

"عالمی بیعت کے وقت آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں اور جسم پر کپکپاہٹ طاری تھی یوں لگتا تھا کہ جیسے اللہ تعالیٰ تمام حجاب توڑ کر ہمارے جلسہ میں شریک ہے اس دن پوری دنیا گنگ تھی اور صرف خدائی بول رہی تھی ... اس روز پروردگار نے ہماری پیاسی روحوں کی پیاس کو بجھا دیا"۔

اور بعض لکھتے ہیں کہ "بجھا دیا اور پھر ساتھ ہی بھڑکا بھی دیا"۔ خطبہ ختم ہوتے ہی بجھی ہوئی پیاس دوبارہ بھڑک اٹھتی ہے اور اگلے جمعہ کا انتظار شروع ہو جاتا ہے ایک دوست لکھتے ہیں:

"ڈش انٹینا کے ذریعہ خطبات سن کر اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کر رہا ہوں پہلے میں نماز اور تلاوت میں سست تھا اب باقاعدگی سے توفیق مل رہی ہے دینی کاموں میں بھی حصہ لینے لگا ہوں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے مجھے گمشدہ چراغ مل گیا ہے"۔

ماشاء اللہ اللہ کی شان ہے سندھ کے ایک چھوٹے سے قصبے سے خط آیا ہے اور ذرا ان دیکھیں کہ ایمان اور محبت کے اثر سے زبان زندہ ہو گئی ہے ایک صاحبہ لکھتی ہیں:

"ہر جمعہ بچوں کو لے کر خطبہ سننے جاتی ہوں۔ اب یہ جمعہ کا دن سب پروگراموں پر بھاری ہے میں جو جمعہ کے دن ۷ بجے کا ڈرامہ دیکھنے کے لئے بے تاب ہوا کرتی تھی اب تو دل صرف خطبہ سننے کے لئے بیتاب رہتا ہے"۔

ایک اور خاتون لکھتی ہیں:

ہم ٹی وی پر آپ کو دیکھتی ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ آمنے سامنے ہی بیٹھے ہیں میرے خیال میں اس ڈش انٹینا نے ہم عورتوں پر سب سے بڑا احسان کیا ہے: "معصوم بچوں پر خصوصاً جن کو ہم آقا سے ملاقات کروانے کے لئے ترستے رہتے تھے اب وہ حضور اقدس کو دیکھ کر خاموشی سے بیٹھ جاتے ہیں اور ذرا شور نہیں کرتے اور معروف عورتیں جو دن میں کئی مجبوری کی وجہ سے مسجد نہیں آسکتی تھیں وہ بھی رات کو مسجد میں باقاعدگی سے آتی ہیں اور چھوٹے معصوم بچے جو ابھی اتنے سمجھدار نہیں حضور اقدس کو دیکھتے دیکھتے سو جاتے ہیں اور خطبات لوری کا کام دیتے ہیں جو میٹھی نیند سلا دیتے ہیں اور مائیں پُر سکون ہو کر خلیفہ وقت کے خطبات سے مستفید ہوتی ہیں مسجدیں پر رونق ہو گئی ہیں اور کیا مرد کیا بچے، کیا عورتیں کیا بزرگ، ایک نئے ولولہ سے زندہ ہو کر آنکھوں میں ایک نئی چمک لے کر واپس جاتے ہیں۔ سارا ہفتہ منتظر رہتے ہیں واللہ کیسا پھل ملا ہے ہماری صبر آزما گھڑیوں کا قریبی گاؤں کی عورتیں اور بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔ قافلے کی صورت میں احمدی آتے ہیں ... کیا بتائیں ایک نئی روح پیدا ہو گئی ہے بڑے چھوٹے بیٹے پر بھی خطبات دیکھنے کی وجہ سے آپ کی محبت کا عجب رنگ چڑھ گیا ہے۔ ہر وقت آپ سے ملنے کی تمنا ہوتی ہے۔ روز پوچھے گا آج جمعرات ہے اس کا مطلب ہوتا ہے کہ کل جمعہ ہوگا"۔

بہت سے ایسے خطوط ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ پھر کبھی ان کے بعض اقتباسات پیش کروں گا اس میں ایک بات تھی جس کی طرف توجہ دلانا مقصود تھا کہتی ہیں مسجدیں خدا کے فضل سے بھر جاتی ہیں

مسجدیں وہی ہیں جو خدا کے ذکر کی خاطر بھریں

اور اس خطبہ سننے کے لئے جو آتے ہیں تو خدا کے ذکر ہی کی خاطر آتے ہیں لیکن اگر صرف ذکر ہو اور اس ذکر میں شامل نہ ہوں اور آپ نہ آئیں تو یہ کوئی خوشی کی بات نہیں یہ شرک ہو جائیگا یہ خدا سے بے وفائی ہوگی اور مجھے اس قسم کی کوئی محبت ہرگز درکار نہیں ایسی محبت کرنے والے بھی اور ایسی محبتیں بھی میری طرف سے جہنم کا ایندھن بنیں مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں دکھ ہوگا لیکن اس قدر نہیں ہے تو خدا کے گھر بھرتے ہیں تو خدا کی خاطر گھر بھریں۔ ابھی رمضان شریف آنے والا ہے تو یہ عہد سب سننے والے کریں کہ مسجدوں سے محبت قائم کریں گے مسجدوں سے تعلق قائم کریں گے مجھے خوشی ہوگی کہ میں اس تعلق قائم کرنے کا ایک ذریعہ بن گیا میں ایک وسیلہ بن گیا لیکن وسیلوں پر لوگ ٹھہر تو نہیں جایا کرتے۔ ذریعوں کو منزل تو نہیں سمجھ لیا کرتے جہاں کسی نے ذریعہ کو منزل سمجھا وہیں ڈوب گیا۔ پس اپنے آپ کو قربانی ربانی...

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مبارک کوٹ

جس نے کائنات کی صوتی و بصری لہروں میں ایک دلربا اور تاریخ ساز ارتعاش پیدا کر دیا

مکرم منصور احمد صاحب بی۔ٹی۔ لندن

امسال یہ پہلا موقع تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس القرآن بذریعہ سیٹلائٹ دنیا کے پانچوں براعظموں میں حضور اقدس ہی کی مبارک زبان میں سنے جارہے تھے وہ علمی خزائن اب تاریخ احمدیت میں محفوظ ہو چکے ہیں۔ اور آنے والے مورخ جب ۹۳ء کے رمضان المبارک کے حالات لکھیں گے۔ تو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ علمی نکات ان کی راہنمائی کریں گے اور مشعل راہ ثابت ہوں گے۔

علاوہ اُن علمی خزائن سے استفادہ حاصل کرنے کے اس سال دنیائے احمدیت نے ایک اور عظیم الشان نظارہ بھی دیکھا۔ جبکہ ۲۹ رمضان المبارک کی اجتماعی دعا میں تمام غلامانِ احمد حضور اقدس کے درس اور پھر دعا میں شریک ہوئے۔ جہاں یہ اجتماعی دعا اپنی ذات میں انفرادی رنگ رکھتی ہے وہاں اُس میں ایک اور نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ۔ اُس مبارک تقریب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے وہ متبرک کوٹ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مطہر اور مبارک وجود کی زینت تھا۔ اور آج ہمارے آقا حضرت سیدنا طاہر احمد کے پاس بحفاظت اور امانت ہے۔ حضور اقدس نے ازراہ شفقت از خود بعد از دعا یہ فرمایا کہ:-

"ایک بات میں بتا دوں آپ سب کو۔ یہ کوٹ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے جو میں نے پہنا ہوا ہے آج کیونکہ آج ۲۳ مارچ ہے تو میں جب چلنے لگا تو مجھے کسی (دوست) کا پیغام ملا کہ اس مبارک موقع پر جبکہ احمدیت کا آغاز ہوا تھا آج کے دن۔ اور رمضان کا بھی خاص دن ہے تو آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوٹ پہن کر آئیں تو پھر میں نے فوراً جا کر اچکن اتار پھینکی۔ اور یہ کوٹ پہن کر آگیا۔

میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ دنیا میں سب اس کی زیارت کرلیں۔ میری نہیں۔ اس کوٹ کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہی کوٹ پہن کر دعائیں کیا کرتے تھے۔ کافی لمبا عرصہ استعمال کیا ہے۔ کیونکہ اس کے نشان بتاتے ہیں۔ اور پیوند لگے ہوئے ہیں دعائیں کرتے ہوئے یہ کوٹ پہنتے ہوں گے۔"

....

حضور اقدس نے اپنے خطاب میں جس "دوست" کا ذکر فرمایا ہے۔ راقم الحروف ہی حضرت سیدنا کا وہ احقر ترین غلام ہے۔ جسے حضور اقدس نے کریمانہ انداز میں "دوست" کے مبارک اور پوتر القاب سے نوازا۔ سوچتا ہوں۔ کہاں یہ عاصی و گناہ گار اور کہاں خلیفۂ وقت کے "دوست" یہ نسبت کیسے نصیب ہوتی ہے! مگر میرے آقا۔ ایک اولوالعزم سپہ سالار ہی نہیں۔ اُن کے وجودِ مبارک میں ہر وہ صفت بھی بدرجہ اتم موجود ہے جو کہ ایک مومنِ کامل میں ضروری ہے اور پھر اُس کے ساتھ ساتھ اُن کے بے انتہا پیار سے سے دل میں ہم غریبوں (ومحبی) کی ذرا ذرا اور ادنیٰ ادنیٰ سی خدمات کا نہایت پیار سے انداز میں ذکر فرما کر اُن کاوشوں کی حسین جھومر لگا کر سجا دیئے ہیں۔ بس کچھ ایسا ہی منور اور تابناک واقعہ یوں ہوا کہ خاکسار کے دل میں یہ خیال بلکہ تڑپ پیدا ہوئی کہ آج اجتماعی دعا بھی ہے۔ اور حسنِ اتفاق سے یوم مسیح موعود (علیہ السلام) بھی ہے۔ حضور اقدس سے کیوں نہ گزارش کروں کہ حضور آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام والا کوٹ ہی زیب تن فرماویں۔ مختلف خیالات کروٹیں لیتے رہے۔ سوچتا رہا کہ ذکر کروں کہ نہ کروں۔ کبھی حضور اقدس کی بے انتہا مصروفیت ذہن میں گردش کرتی نظر آتی۔ کبھی یہ سوچتا کہ کسی معتبر کی خدمت میں درخواست کروں کہ وہ حضور اقدس کی توجہ اس طرف مبذول فرمادیں۔ بس اسی تذبذب اور کشمکش میں وقت گزرتا رہا۔ اُدھر میری بے چینی اور بے تابی بڑھتی جارہی تھی۔ آخر عشق نے خرد کے تمام دروازوں کو یکلخت خیرباد کیا اور بے دھڑک آستانہ محبوب پہ جا دستک دی۔ اور فریادی بن کر اپنی تڑپ کا اظہار کر دیا۔ اور پھر ..... میری خوشی اور مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ جب ڈھلتی دوپہر کو حضور لوائے احمدیت لہرانے تشریف لائے تو حضور اقدس اُس متبرک کوٹ کو زیب تن کئے ہوئے تھے۔ راقم الحروف کبھی اس منور چہرے پر نظر ڈالتا اور کبھی اُس متبرک کوٹ پر اور دل ہی دل میں

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

اسیرانِ راہِ مولیٰ سے ملاقات کے بعد

بے ساختہ یہ مصرعہ زبان پر آگیا کہ ؏ تمہاری قید پہ صدقے ہزار آزادی!

سنٹرل جیل فیصل آباد میں محترم محمد الیاس منیر صاحب اور محترم رانا نعیم الدین صاحب اسیرانِ راہ مولیٰ سے بالمشافہ ملاقات کر کے دل اس یقین سے پُر ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دُنیا بھر کے احمدیوں کی دُعاؤں کو قبول فرما کر ان کے دلوں سے حزن و ملال کی میل دھو دی ہے اور استقامت اور بشاشت اور رضوانِ الٰہی کی طمانیت سے شادکام فرمایا ہے۔ الحمدللہ۔

آخر نو سال سے چلی آرہی قید و بند کی صعوبتیں کوئی معمولی ایسا ویسا ابتلاء تو نہیں۔ ۱۸ عیدیں ان اسیرانِ راہ مولیٰ نے اپنے اہل و عیال عزیز و اقارب سے دور اونچی اونچی دیواروں کے سایہ میں گزار دیں لیکن آفریں ہے اے نوجوانانِ احمدیت کہ بوقت ملاقات نہ کوئی جزع فزع سُنی نہ بے صبری و بے قراری بلکہ رضینا باللہ ربّا و بالاسلام دینًا و بمحمدٍ نبیًا کے اقرار و اعتراف کے مجسم تصویر نظر آئے۔ حتیٰ کہ اپنی رہائی کے لئے دُعا کے لئے بھی نہ کہا کیونکہ اُنہیں علم ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر اپنے ان نمائندوں کی رہائی کے لئے ہر آن دُعا گو ہے۔ مکرم رانا نعیم الدین صاحب نے بے اختیار ہو کر اگر کچھ کہا تو یہ کہا کہ:-

"ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بیگم صاحبہ کی وفات کا صدمہ تو بھلا دیا ہے لیکن ہماری اسیری کا صدمہ آپ کی جان کو لگا ہوا ہے۔ اور کوئی دعا نہیں ہوتی جس میں ہمیں یاد نہ رکھا جاتا ہو۔"

ان راہ مولیٰ سے ہمارے ایک بھائی نے اپنی حالیہ ملاقات کی ایمان افروز روئداد سنائی جو ہم اُن کے شکریہ کے ساتھ قارئین بدر تک پہنچا کر درخواست کرتے ہیں مذکورہ بالا دو اسیران جو فیصل آباد سنٹرل جیل میں رکھے گئے ہیں اور اُن کے علاوہ ساہیوال جیل میں حاذق رفیق صاحب اور مکرم نثار احمد صاحب بھی انہی کے ساتھ اسیر ہوئے ہیں ان سب کی باعزت معجزانہ رہائی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں مکرم الیاس منیر صاحب کا چھوٹا بیٹا اپنے باپ کی مسلسل جدائی کے نتیجہ میں صدمہ کے مرض میں مبتلا ہے اسکی کامل صحت یابی کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف ظالمانہ اور غیر اسلامی آرڈیننس کے اختتام کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں (ایڈیٹر)

(م) کے لیے محبت و شفقت کا اتھاہ سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہوتا ہے۔ اور ہم غریبوں

اپنے پیارے امام کے روح پرور خطبات کو سنیں اور سنائیں اور اُس کے رُخِ انور کو دیکھیں اور دکھائیں

از ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

سائنس اور مادیت کے اس ترقی یافتہ دَور نے جہاں انسان کو لہو و لعب اور لغویات میں مستغرق کر دیا ہے اور اس کے ذریعہ گویا انسان کو جہنم کے قریب کر دیا ہے، وہاں انہی جدید قسم کی ایجادات نے شکر گزار بندوں کے لئے ان کی دینی فلاح و بہبود کے سامان بھی کر دیئے ہیں اور ایسے انسانوں کو جنت کے قریب کر دیا ہے اب ہر انسان کے لئے خوب موقع ہے کہ وہ جس سمت میں چاہے آگے بڑھتا رہے۔!

حضرت امام مہدی کے زمانہ کی علامات میں سے جو قرآن و احادیث۔ آثار و اخبار و اقوال بزرگان امت سے منقول ہیں ایک علامت جدید قسم کی ایجادات ہیں۔ جن میں سے ایک سٹیلائیٹ کے ذریعہ آواز اور تصویر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا اور امام مہدی یا اس کے کسی نائب کے ذریعہ اس ایجاد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پیغام کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ آنحضرت نے حضرت علیؓ سے ایک لمبی حدیث میں فرمایا...

پھر ایک ایسی ندا آئے گی جو دور سے اسی طرح انسان سنے گا جیسے وہ نزدیک کی آواز سنتا ہے یہ مومنین کے لئے رحمت ہوگی اور منافقین کے لئے عذاب (منتخب الاثر صـ۴۲۲)

حضرت امام حسینؓ نے فرمایا "منادی آسمان سے مہدیؑ کے نام کی ندا کرے گا۔ جو مشرق و مغرب میں سنی جائیگی جو سویا ہوا ہوگا وہ اٹھ بیٹھے گا۔ بیٹھا ہوا شخص گھبراہٹ سے اٹھ کھڑا ہوگا۔ اس پر خدا کی رحمت ہو۔ جو اس آواز کو سن کر لبیک کہے۔

(کشف الاستار صـ۱۳۶)

حضرت امام جعفر صادقؒ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

"جب ہمارے قائم (مہدی) قیام کریں گے خداوند عالم ہمارے شیعوں کی آنکھوں اور کانوں کو اس قدر قدرت عطا کردے گا کہ ان کے اور قائم (ان کے رہبر اور امام) کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہوگا۔ قائم ان لوگوں سے باتیں کریں گے اور شیعہ ان کی باتوں کو سنیں گے اور ان کو دیکھیں گے حالانکہ وہ اپنے مکان میں ہوں گے (اور شیعہ دنیا کے دوسرے حصوں میں)

(منتخب الاثر صـ۴۸۳)

مؤلف کتاب انقلاب مہدی اس حوالہ کے بعد اس کی تشریح میں لکھتے ہیں۔

"یعنی آواز اور تصویر کو منتقل کرنے کے آلات اس قدر عام ہو جائیں گے اور آپ (مہدی) کے پیروکاران وسائل کو اتنی آسانی کے ساتھ حاصل کرسکیں گے کہ اس حکومت کے دور میں ڈاک خانہ کی ضرورت محسوس نہ ہوگی"

(انقلاب مہدی صـ۲۷۴)

آگے چل کر امام جعفر صادقؒ کی ایک اور حدیث نقل کرتے ہیں کہ فرمایا امام قائم کے زمانے میں مومن مشرق میں بیٹھے بیٹھے اپنے بھائی کو مغرب میں اور مغرب کا باشندہ اپنے مشرق میں رہنے والے بھائی کو دیکھے گا۔

(منتخب الاثر صـ۴۸۳)

اسی طرح النجم الثاقب جلد اول صـ۶ پر حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا "ضرور ہے کہ مومن امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں مشرق میں ہوگا وہ اپنے اُس بھائی کو دیکھ لے گا جو مغرب میں ہوگا اور اسی طرح جو مغرب میں ہے وہ اپنے اُس بھائی کو دیکھ لے گا۔ جو مشرق میں ہے"

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ علامت بھی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اور آپ کے پیروکاروں کے ذریعہ چار چار کی طرح صادق آئی اور ہم بہت ہی خوش قسمت ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں موعود مہدی کا پیروکار ہونے اور ان پیشگوئیوں پر مہر صداقت ثبت کر کے گواہ بننے کی سعادت عطا فرمائی۔ اور ہمارے وقت میں امام مہدی کے نام کی منادی آپ کے ایک نائب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب، کے ذریعہ تصویر اور آواز کی صورت میں کروائی۔ اور دنیا کے پانچ براعظموں میں سننے والے لاکھوں احباب سن کر اور دیکھ کر اس صداقت پر زندہ گواہ ہیں۔ لیکن ہندوستان کی اکثر جماعتیں ابھی اس نعمت سے محروم اور بے بہرہ ہیں۔ صرف پندرہ سے بیس ہزار روپے کے اخراجات سے ڈش انٹینا لگا کر آپ اپنے اپنے حلقہ اور سنٹرز اور محلوں اور مساجد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور اور بصیرت افروز خطبات سن سکتے ہیں۔ پس جلدی کیجئے اپنی روحانی تازگی اور اپنی اولاد کی تربیت کی خاطر جلد ڈش انٹینا لگوانے کا انتظام کیجئے اور اپنے غیر مسلم اور غیر احمدی دوست واحباب کو بھی (باقی صـ۱۲ پر)

مذہبی رواداری کی شاندار مثال

خلیل احمد صدیقی جرمنی

آج کل جبکہ دُنیا میں ہر طرف نفرت اور تعصب کی آگ پھیلی ہوئی ہے گو کہ یہ نفرتیں مختلف علاقوں میں مختلف نوعیت کی ہیں لیکن اِس کا واحد حل صرف اور صرف مذہب کی طرف واپسی ہے۔ اور شدت سے ضرورت ہے اِس امر کی کہ مختلف ذرائع سے بنی نوع انسان کو مذہبی رواداری کی تلقین کی جائے اور بعض قابلِ تعریف واقعات کو نمونہ کے طور پر پیش کر کے اِن واقعات کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اسی سلسلہ میں ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔

جرمنی کے جنوب مغربی علاقہ سارلینڈ (SAAR LAND) میں عرصہ سترہ سال سے ہماری جماعت قائم ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی طرف گامزن ہے۔ لہٰذا جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ہم کسی ایسے ہال کی تلاش میں تھے کہ جہاں جماعتی تقریبات "عیدین" آسانی سے منعقد کی جاسکا کریں چنانچہ ہماری نظر ایک ایسے ہال پر پڑی جو کہ ایک عیسائی چرچ کے ساتھ ملحق ہے اور ان ہی کی ملکیت ہے اور عبادت کے علاوہ بعض دیگر تقریبات اسی ہال میں ہی منعقد ہوتی ہیں اور اضافی آمدن کے لئے یہ ہال کرایہ پر بھی دیا جاتا ہے۔ جہاں لوگ شادی بیاہ اور مختلف پروگراموں کے لئے یہ ہال استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم نے جب ان کے منتظم سے بات کی تو اُس نے بخوشی ہال ہمیں کرایہ پر دینے کا وعدہ کر لیا اور کرایہ وغیرہ بھی طے کر لیا۔ سب کچھ طے ہو جانے کے بعد اُس نے رسمی طور پر ہم سے پوچھا کہ ہم کیا تقریب یہاں منعقد کرنا چاہتے ہیں لہٰذا ہم نے بتایا کہ ہم عید پڑھنا چاہتے ہیں اور یہ ہماری عبادت کا ایک اہم سالانہ دن ہے۔ اس پر اس نے حیرت کا اظہار کیا اور کہا کہ اگر آپ نے عبادت ہی کرنی ہے تو پھر کرایہ وغیرہ ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں آپ لوگ بخوشی اپنی عبادت کا وقت یہاں گزار سکتے ہیں اور ہر قسم کے تعاون کی پیشکش بھی کی اور ہمارے پُرزور اصرار کے باوجود کرایہ لینے سے انکار کر دیا۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احسان شناس ہے اس لئے ہم کسی نہ کسی بہانہ سے اُن کے احسان کا بدلہ اتارنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور عرصہ تین سال سے عیدین وغیرہ اسی ہال میں ہی ادا کی جاتی ہیں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ منتظم موصوف کو اس نیکی کی بہتر جزا عطا فرمائے اور بہتر جزا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہدایت کی طرف انکی رہنمائی فرمائے۔ ایک طرف تو مذہبی رواداری کی یہ شاندار مثال ہے اور دوسری طرف دنیا میں تنگ نظری کی ایسی بعض مثالیں دیکھنے یا سننے میں آتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے کہ آخر انسانیت ملی کہاں گئی۔ بہرحال یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو اپنا صحیح مقام پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ رستہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا تھا۔ انسانیت زندہ باد۔

گلدستہ درویشان سے

وہ پھول جو مرجھا گئے

مکرم و محترم حکیم چوہدری بدر الدین صاحب عامل درویش قادیان

۱۷ اگست ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب پوہلا مہاراں کی مسجد میں امیر جماعت کی طرف سے یہ اعلان ہوا کہ حفاظت مرکز کے لئے چند نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں جن میں قادیان جاکر خدمت سلسلہ کا شوق اور جذبہ ہو۔ اور وہ ہر طرح اپنے جذبات و احساسات کی قربانی کر سکے مرکز میں خدمت کے خواہاں ہوں۔ اس پر پانچ نوجوانوں نے اپنے آپ کو پیش کیا جنہیں دعا اور ضروری ہدایات کے ساتھ روانہ کیا گیا۔ ریل اور روڈ ٹریفک بند ہو چکا تھا۔ ان خدام نے پیدل چل کر ہی قادیان پہنچنا تھا۔ یہ پانچوں نارو وال تک اکٹھے آئے۔ صبح نارو وال سے چل کر اگلی منزل تک آتے آتے دو ساتھی رستہ میں سے ہی غائب ہو گئے۔ باقی تین خدام شکار ماچھیاں پہنچنے میں کامیاب ہوئے اگلی منزل تلونڈی جھنگلاں تھی۔ یہاں دو خدام پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ ایک ساتھی رستہ میں ساتھ چھوڑ گیا۔ اور بالآخر یہ دو خدام اگست کے آخر میں ۲۴ سے ۲۹ تاریخ کے درمیان کسی وقت شام کے جھٹ پٹے میں قادیان پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور حسب ہدایت مرکز میں خدمات بجالانے لگے۔ ان دونوں میں سے ایک چوہدری سعید احمد صاحب مہار تھے جو والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ بی اے کرنے کے بعد اکنامکس میں آنرز کیا تھا۔

پوہلا مہاراں۔ چندر کے منگولے۔ تین گاؤں ساتھ ساتھ واقعہ ہیں۔ اور ان تینوں گاؤں کے احمدی افراد کی ایک جماعت ہے۔ ایک ہی مسجد ہے۔ دراصل ان میں کوئی فاصلہ نہیں ہے صرف ایک سڑک ان گاؤں کو جدا کرتی ہے۔ اس جماعت کے امیر مکرم چوہدری سعید احمد صاحب کے دادا حضرت چوہدری غلام احمد صاحبؓ ایک لمبا عرصہ امارت کے عہدہ پر فائز رہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ اور آپ کے بیٹے مکرم چوہدری فیض احمد صاحب بھی لئی صحابہ میں سے تھے۔ (چوہدری فیض احمد صاحب کی ولادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہوئی اور آپ کو حضور نے دیکھا) چوہدری سعید احمد صاحب صحابی ابن صحابی کے بیٹے تھے۔

مہار بھی محمد بن قاسم کے ساتھ ہندوستان آئے تھے مکرم چوہدری سعید احمد صاحب، بتایا کرتے تھے کہ ہمارے جد امجد محمد بن قاسم کی مہار پکڑ کر ہندوستان آئے تھے اس لئے مہار مشہور ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مہار برادری کے جد امجد پہلے ہندوستان آ کر بسے ہوئے تھے۔ تب ہی تو آپ کو مہار برادری کی خدمت سونپی گئی۔ قادیان آنے سے قبل چوہدری سعید احمد صاحب جنگ میں زخمی یا معذور ہونے والے فوجیوں کی فلاح و بہبود کے محکمہ میں ملازمت کر رہے تھے۔ یہ محکمہ عارضی تھا۔ جنگ بند ہو جانے پر جہاں فوجوں میں تخفیف کی گئی یہ محکمہ بھی ختم کر دیا گیا۔ چوہدری صاحب کو کسی اور محکمہ میں ملازمت ملنا تھی۔ مگر آپ اس عرصہ میں قادیان چلے آئے۔ حکومت پاکستان نے جب اپنے دفاتر کو ترتیب دے لیا تو آپ کو بھی E.A.C کی آسامی پر مقرر کیا گیا۔ اور آپ کو آپ کے والد صاحب کی طرف سے متعدد بار اطلاعات ملیں کہ آپ واپس آ جائیں۔ گورنمنٹ سروس میں آپ کا تقرر ہو چکا ہے۔ مگر آپ نے اس اعلیٰ سرکاری ملازمت کی بجائے دربارِ حبیب کی دربانی کو ترجیح دی اور قادیان کو نہ چھوڑا۔

۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء کو جب آخری قافلہ قادیان سے رخصت ہو گیا تو اگلے روز تمام درویشان کو حلقہ وار جمع کیا گیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا آمدہ ارشاد پڑھ کر سنایا گیا جس میں حضور نے صدر انجمن احمدیہ کی تشکیل کے بارہ میں احکام صادر فرمائے تھے۔ حضور کے ارشاد کے مطابق ناظران۔ اور وہ زائد ممبران جن کا تقرر حضور انور کی طرف سے فرمایا گیا تھا۔ تین زائد ممبر تین حلقہ جات سے انتخاب ہو کر صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بنا تھے۔ اس انتخاب میں حلقہ مسجد مبارک سے مرزا محمد حیات صاحب حلقہ اقصیٰ سے چوہدری سعید احمد صاحب حلقہ ناصر آباد سے کیپٹن شیر ولی صاحب منتخب ہوئے۔ یہ احباب اپنے اپنے حلقہ کے نگران بھی تھے اور کیپٹن شیر ولی صاحب اپنے حلقہ کے نگران کے علاوہ نگران اعلیٰ بھی مقرر ہوئے۔

۱۹۵۰ء کے شروع میں جب صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کی تنظیم نو عمل میں آئی تو اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے ۲۵ مستقل کارکنان پہلے ہی سے درویشان میں موجود تھے ان کے علاوہ درویشوں میں سے سب سے پہلا کارکن مکرم چوہدری سعید احمد صاحب کو رکھا گیا۔ آپ کا تقرر نائب ناظر کے گریڈ میں بطور محاسب صدر انجمن احمدیہ عمل میں آیا۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ بطور محاسب خدمات انجام دیں بعد میں آپ بطور نائب ناظر بیت المال۔ و نائب ناظر امور عامہ اور کچھ روز ایڈیشنل ناظر امور عامہ اور ایک لمبا عرصہ بطور نائب ناظر جائیداد و مختار عام صدر انجمن احمدیہ خدمات انجام دیتے رہے۔ جائیدادوں کے مقدمات میں آپ ایک عرصہ تک لگاتار کچہریوں میں جاتے رہے جس کی وجہ سے آپ کو عدالتی امور میں ایک خاص تجربہ حاصل ہو گیا تھا۔ بعد ریٹائرمنٹ بھی آپ احباب کے کاموں کے لئے ساتھ جا کر ان کے کام میں مدد کر دیا کرتے تھے۔

آپ کی شادی مکرم سیٹھ خیر الدین صاحب مرحوم مالک پنجاب سائیکل ورکس امین آباد پارک لکھنؤ کی دختر سے ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کا خطبہ نکاح ارشاد فرماتے ہوئے دونوں خاندانوں کے متعلق بڑے تعریفی کلمات ارشاد فرمائے (خطبہ نکاح ۱۰ اپریل ۱۹۵۰ء) آپ کی شادی زمانہ درویشی کی شادیوں میں پانچویں شادی تھی۔ اس شادی کی خاص بات یہ تھی کہ اس سے قبل ہم شادیاں قادیان میں ہی ہوئی تھیں۔ مگر اس شادی میں پانچ افراد کی بارات بذریعہ ریل قادیان سے لکھنؤ گئی۔ اور واپسی پر ریلوے سٹیشن سے بارات پنجاب کے روایتی طریق پر دلہن کو ڈولی میں بٹھا کر ساتھ براتیوں کو اونٹ اور گھوڑوں پر بٹھا کر محلہ احمدیہ تک لایا گیا۔

چوہدری سعید احمد صاحب مرحوم کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی اچھی تھی۔ آپ شاذ و نادر ہی کبھی علیل ہوتے قریباً درویشی کا سارا عرصہ بڑی تندرستی کے ساتھ گذارا۔ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۱ء کو دوپہر اڑھائی بجے آپ کو دل کی تکلیف محسوس ہوئی۔ بچوں نے مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کو بلایا۔ آپ نے بعد معائنہ کچھ انجکشن دیئے اور مشورہ دیا کہ ان کو بٹالہ میں ہارٹ سپیشلسٹ کو دکھایا جائے طبیعت زیادہ خراب معلوم ہوتی ہے گاڑی کا انتظام کر کے بٹالہ لے جایا گیا۔ بٹالہ میں ڈاکٹر سندھو صاحب کو دکھایا گیا۔ ڈاکٹر سندھو صاحب نے E.C.G کر کے بتایا کہ حالت تشویشناک ہے۔ ان کو امرتسر لے جائیں۔ احتیاطی طور پر ایک انجکشن لگا دیا۔ چوہدری صاحب کو فوری طور پر امرتسر کرنا ہسپتال لے جایا گیا۔ رات ہو چکی تھی ساڑھے چھ بجے ہسپتال میں داخل کیا گیا۔

ان کی عیادت کے لئے عزیزم مولوی جاوید اقبال صاحب چیمہ و منصور احمد صاحب ابن چوہدری سعید احمد صاحب پاس رہے۔ سوا سات بجے پھر بیماری کا تیسرا حملہ ہوا۔ اور قبل اس کے کہ کوئی علاج معالجہ کی تجویز عمل میں آتی طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اپنی گاڑی واپس آ چکی تھی۔ دوسری گاڑی کرایہ پر حاصل کر کے دس بجے رات جنازہ قادیان لایا گیا۔ مورخہ ۹۱/۱/۲۱ کو بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

بچوں نے بتایا کہ گھر میں جب چوہدری صاحب پر بیماری کا حملہ ہوا تو اسی وقت چوہدری صاحب نے آوازیں دیں کہ استاد جی میں آرہا ہوں۔ (مکرم افتخار احمد صاحب اشرف درویش مرحوم کو عموماً استاد جی کہہ کر بلایا جاتا تھا۔ یوں بھی چوہدری صاحب ایک لمبا عرصہ تک محاسب اور افتخار احمد صاحب اشرف خزانچی رہے)

نیز یہ بھی کہا کہ مکرم مولوی برکات احمد صاحب نے بھی وفات سے قبل آلو کھائے تھے جس کی وجہ سے آپ کی وفات ہوئی تھی۔ میں نے بھی آلو ہی کھائے ہیں۔

چوہدری صاحب نہایت سادہ مزاج اور صلح جو تھے۔ دوست احباب سے اگر کسی بات پر تلخی ہو جاتی تو بہت جلد صلح کرتے۔ اور پھر اس بات کو بھول جاتے کہ کبھی تلخی بھی ہوئی تھی۔ سلسلہ کے کاموں میں بڑی مستعدی سے حصہ لیتے۔ ابتداء درویشی میں مکرم و محترم بابا مولا بخش صاحب باورچی سحری کے وقت احمدیہ محلہ میں چکر لگا کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شعر بلند آواز سے پڑھتے ہوئے درویشوں کو نماز تہجد کے لئے جگایا کرتے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد محترم سید محمد شریف شاہ صاحب نے اس رسم کو زندہ رکھا اور محترم سید محمد شریف شاہ صاحب کی وفات کے بعد مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نے کچھ عرصہ تک یہ خدمت بھی طوعی طور پر جاری کی۔ پھر منارۃ المسیح پر سپیکر لگا کر سحری کے وقت جگانے کا انتظام جاری ہوا۔

چوہدری صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے آپ کی یادگار آپ کی اہلیہ تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں۔ ایک چھوٹا لڑکا قابل شادی ہے۔ باقی سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب خاص میں جگہ دے آمین

پیارے امام کے خطبات: ۔ بقیہ صفحہ ۱۰

اس روحانی مائدہ سے تواضع کیجئے۔

بڑے بڑے شہروں میں ایک دو انٹینا کافی نہیں ہو سکتے۔ دور دور سے احباب مستورات اور بچوں کا ہر جمعہ کے لئے دو دو مرتبہ (ایک نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اور دوسرا حضور کا خطبہ سننے کے لئے) مساجد میں جمع ہونا مشکل امر ہے۔ اس لئے اب ہر ہر محلہ میں جہاں چند احمدی گھرانے ہیں ڈش انٹینا کا انتظام کرنا ضروری ہے مخیر احباب کے لئے کیا خوب نیکی کا موقع ہے کہ وہ اپنے خرچ پر اپنے گھر پر ڈش انٹینا نصب کروائیں اور قرب وجوار کی پیاسی روحوں کی روحانی سیرابی کا انتظام کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

امراء کرام و صدر صاحبان جماعت سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس سلسلے میں اپنی تفصیلی رپورٹ نظارت ہذا کو ارسال کر کے ممنون فرمادیں جس میں یہ وضاحت ہو کہ کیا

- آپ کی جماعت میں ڈش انٹینا لگ چکا ہے۔
- کتنے افراد احمدی مرد عورتیں اور بچے اور کتنے غیر از جماعت افراد حضور کے خطبہ کو سن رہے ہیں۔
- اگر ڈش انٹینا ابھی تک نہیں لگایا جا سکا تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔
- آپ کی جماعت میں کتنے حلقے محلے ہیں جہاں ڈش انٹینا لگوانا ضروری ہے۔ اور اس سلسلہ میں کیا کاروائی ہو رہی ہے۔

آپ کی رپورٹ کا شدت سے انتظار ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا مبارک کوٹ ۔ بقیہ صفحہ ۹

حضور اقدس کے عملی جواب پر مسرور ہو رہا تھا۔ کہ غلاموں کی خواہشات کا کس قدر خیال رکھا جا رہا ہے۔

اُس لمحے تک تو مجھے یہ خیال بھی تھا۔ کہ عین ممکن ہے۔ کہ حضور اقدس کو از خود یا اور کسی "مخلص دوست کو بھی یہی خیال آیا ہو اور حضور اقدس نے تب وہ کوٹ پہنا ہو۔ چنانچہ دوران درس جب ہمیں "میزبانی" کے فرائض بھی ادا کرنے تھے۔ کہ مکرم محترم ولی احمد شاہ صاحب۔ امیر لندن و نائب امیر۔ یو۔ کے۔ تشریف لائے تو اُن سے میں نے ذکر کیا۔ کہ شاہ صاحب۔ حضور نے آج ایک غلام کی فرمائش پوری کی ہے۔ ممکن ہے کہ کسی اور دوست نے بھی خدمت مقدسہ میں ایسا عرض کیا ہو۔ لیکن میں یونہی اپنے آپ ہی میں پھولے نہیں سما رہا"۔ مگر میرے اس خیال کی تردید میرے آقا نے اُس وقت کر دی۔ جب وہ درس القرآن۔ اور اجتماعی دعا کے بعد مسجد فضل لندن سے باہر تشریف لائے۔ تو مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"منصور۔ آج تم سب سے بازی لے گئے"

اور منصور نے اس مبارک کوٹ کو چھو لیا جن کپڑوں کے بارے میں اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے"

(مگر اُس وقت تو ایک عاشق اُس سے برکت ڈھونڈ رہا تھا)

اور والہانہ دست مبارک کو بوسہ دے دیا۔

"نظر ششدر تھی کیا فرمانروائی یوں بھی ہوتی ہے
شہنشاہوں سے کیا حاجت روائی یوں بھی ہوتی ہے۔"

ذریعۂ نجات

فرمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ "تمہارا کیا خیال ہے کہ تم میں سے کسی شخص کے دروازے کے پاس سے ایک نہر بہتی ہو اور وہ شخص روزانہ پانچ مرتبہ اس نہر میں غسل کرے تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل باقی رہ جائے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اس پر تو میل نہیں رہے گا۔ فرمایا۔ پانچ نمازوں کی مثال بھی ایسی ہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے ذریعہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے"۔

(بخاری ومسلم)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا "کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالےٰ گناہوں کو معاف فرما دے اور درجات کو بلند فرما دے؟" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور فرمائیے آپؐ نے فرمایا: "اچھی طرح وضو کرنا جب کہ وضو کرنا تکلیف دہ ہو مسجدوں کی طرف زیادہ چلنا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا"۔

(مسلم)

(۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا:۔ میں نے حضورؐ سے پوچھا۔ کون سا عمل سب سے افضل ہے۔ فرمایا "وقت پر نماز ادا کرنا"

(بخاری)

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ اگر اس کی نماز صحیح نکلی تو وہ کامیاب وکامران ہو گیا۔ اور اگر اسکی نماز خراب نکلی تو وہ ناکام ونامراد ہو گیا۔ اور اگر اس کے فرائض میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالےٰ ارشاد فرمائیگا" دیکھو میرے بندے کی کچھ نفلی عبادت بھی ہے کہ اس سے اسکے فرائض کی کمی کو پورا کیا جائے" پھر تمام اعمال کا یہی حال ہوگا"۔ (ترمذی)

تبلیغی و تربیتی مساعی

کلکتہ بک فیئر میں احمدیہ بک اسٹال

احمد ملتی

جماعت احمدیہ کلکتہ کو کلکتہ کے عظیم الشان بک فیئر منعقدہ ۲۷ جنوری تا ۷ فروری میں بک اسٹال لگانے کی توفیق ملی ہندوستان کے ہر صوبہ سے بک اسٹال لگا جب کہ بعض دوسرے ممالک نے بھی بک اسٹال لگائے۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق ۱۴ لاکھ افراد نے میلہ میں حاضری دی اور تین کروڑ روپے کی کتب صرف بارہ دن میں فروخت ہوئیں۔ بک فیئر کا افتتاح بنگال کے وزیر اعلیٰ شری جیوتی باسو نے کیا جبکہ مرکزی وزیر جناب ارجن سنگھ بھی شریک ہوئے۔ متعدد وزراء اور ہندوستان کی نامور شخصیتوں کے علاوہ بیرونی ممالک کے لوگ بھی جوق در جوق آتے رہے۔

کلکتہ کے اس بک فیئر میں احمدیہ اسٹال لگانے کے لئے مکرم محمد مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگال نے مجلس عاملہ کی خصوصی میٹنگ کی اور جملہ امور کو بہتر طور پر سرانجام دینے کے لئے ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ ممبران کمیٹی کے علاوہ انصار خدام لجنہ اور اطفال نے بک اسٹال کو کامیاب کرنے میں بھرپور تعاون کیا جزاہم اللہ تعالیٰ۔ بک فیئر میں لاکھوں روپے کی ڈیکوریشن کے سٹال بھی لگائے گئے۔ احمدیہ مسلم انٹرنیشنل بک اسٹال کو بھی ایک عجیب دلہن کی طرح سجایا گیا۔ جب کہ لوائے احمدیت پورے بک فیئر میں سب جھنڈوں سے اوپر لہراتا ہوا دور دور تک لوگوں کو دعوتِ فکر دے رہا تھا۔ اور لوگ کشاں کشاں ہمارے اسٹال کی طرف کھنچے چلے آتے۔ مین گیٹ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قد آدم فوٹو سے سجایا گیا۔ بک اسٹال کے اندر حضور انور کے یورپ و افریقہ کے سربراہان سے ملاقات کے فوٹوز متعدد زبانوں میں تراجم قرآن اور بہت سی کتب دیکھ کر لوگ متأثر ہوئے بغیر نہ رہتے اور بے اختیار کہتے کہ دنیا میں سب سے زیادہ خدمت اسلام کرنے والی تو یہی جماعت ہے۔

کم و بیش پچاس ہزار افراد ہمارے بک اسٹال پر آئے اور ہزاروں روپے کی کتب خریدیں جب کہ متلاشیان حق میں ۲۵ ہزار فولڈر مفت تقسیم ہوئے۔ اور ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام اور حضور انور ایدہ اللہ کے معرکۃ الآراء خطابات سنائے جاتے رہے۔ بعض دفعہ تو بک اسٹال میں داخل ہونے کیلئے قطاریں لگ جاتیں۔ احمدیہ بک اسٹال کو صوبائی ٹیلی ویژن کی بنگلہ خبروں میں ۱ر فروری کو خصوصی طور پر دکھایا گیا۔ اور ۲ر فروری کو بک فیئر کے مناظر میں دو مرتبہ قریب و دور سے دکھایا گیا۔ اسی طرح روز نامہ اور لینڈ نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بک اسٹال کی تصویر شائع کی۔ جس سے کروڑوں افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ بک فیئر کی انتظامیہ نے ایک خوبصورت میگزین ہزاروں کی تعداد میں شائع کیا۔ جس میں جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف شائع ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو دیکھ کر سینکڑوں کی تعداد میں مختلف مکاتب فکر کے سکالرز جماعت کی تعلیمات و خدمات انسانی کے بارے دریافت کرتے جن کو وضاحت سے سمجھایا گیا۔ اور اسٹال پر آنے والے جملہ محققین و علماء کو تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ بعض غیر ملکی افراد اپنی زبان میں لٹریچر دیکھ کر بے اختیار خوشی کا اظہار کرتے اور بعض کہتے کہ پورے بک فیئر میں کہیں بھی ہماری زبان کا لٹریچر سوائے آپ کے اسٹال کے نہیں ملا۔ صوبہ بنگال کے وزیر تجارت کو "پیغام صلح" کا تحفہ دیا گیا۔ جسے انہوں نے احترام سے قبول کیا۔ نامور ادیبوں اور شاعروں کی خصوصی میٹنگ میں مکرم محمد مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگال نے شرکت کی اور بک فیئر کے صدر اور متعدد معروف شخصیتوں کو "پیغام صلح" کا بنگالی ترجمہ دیا اور تبادلہ خیالات کے وقت تمام افراد کو حضرت امیر المومنین کے خطبات مواصلاتی سیارے کے ذریعہ پوری دنیا میں سنے جانے کی خوشخبری بھی دی اور کلکتہ میں بروز جمعہ خطبہ سننے کی دعوت دی۔ (کلکتہ کے ایک مخلص احمدی مکرم رفیع احمد صاحب نے کثیر اخراجات برداشت کرتے ہوئے ڈش کے جملہ انتظامات فرمائے ہیں) اللہ تعالیٰ ہماری یہ حقیر مساعی قبول فرمائے اور بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ (حمید الدین شمس مبلغ انچارج کلکتہ)

کالیکٹ میں لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

لجنہ و ناصرات الاحمدیہ کالیکٹ کا سالانہ اجتماع ۴ - ۵ر اکتوبر ۱۹۹۲ء کو مسجد احمدیہ کے وسیع و عریض بالا خانہ (ہال) میں شاندار طریق پر منعقد ہوا۔

۴ر اکتوبر کو صبح ۱۰ بجے خاکسار ایم عائشہ محمد حنیف کی زیر صدارت ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کی تلاوت سے شروع ہوا۔ خاکسار نے ناصرات کا عہد دہرانے کے بعد ناصرات کی تعلیم و تربیت کے ضمن میں لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ نے اپنے خطاب میں ماؤں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور مکرم کے پی کنجا مو صاحب امیر جماعت احمدیہ نے خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد ناصرات کے دو گروپوں کے علمی و ذہنی مقابلہ جات ہوئے۔ اور نماز و کھانے کا وقفہ ہوا۔ اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کالیکٹ نے پُر تکلف کھانے کا انتظام کیا۔ کھانے کے بعد بچیوں کے نہایت دلچسپ مقابلے ہوئے۔ اجتماع میں ۱۲۰ بچیوں نے شرکت کی۔

۵ر اکتوبر کو صبح ۱۰ بجے مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کی کارروائی کا آغاز مکرمہ میمونہ رشید صاحبہ کی تلاوت سے ہوا اور خاکسار نے عہد دہرایا۔ صدارتی خطاب کے بعد مختلف علمی مقابلہ جات ہوئے۔ ادائیگی نماز کے بعد مکرم M.A. محمد صاحب نے حاضرین کو پُر تکلف کھانے سے دعوت کی۔ دوسری نشست میں مختلف دلچسپ مقابلہ جات ہوئے۔ اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے تربیتی امور پر خطاب کیا۔ اختتامی کارروائی میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات لجنہ و ناصرات کو قیمتی انعامات دیئے گئے۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد اجتماع کامیاب طریق سے اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع میں لجنہ اماء اللہ کینانور۔ پینگاڈی۔ کوڈیتھور۔ چیلہ کرہ کی صدر صاحبات دیگر مجالس کی مستورات اور زیر تبلیغ غیر احمدی بہنوں نے شرکت کی۔

(ایم عائشہ بی۔ محمد حنیف صدر لجنہ کالیکٹ)

لجنہ اماء اللہ شمالی حلقہ کیرلہ کا سالانہ اجتماع

۲۶ر جنوری

کوکرو ناگپلی میں لجنہ اماء اللہ کیرلہ کے شمالی حلقہ کا سالانہ اجتماع شاندار طریق پر منعقد ہوا۔ یاد رہے کہ کاموں کی سہولت کے لئے کیرلہ کی لجنات کو دو حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جنوبی حلقہ میں ۱۶ لجنات اور شمالی حلقہ میں ۱۸ لجنات ہیں۔ ہر حلقہ کی نگرانی ایک ایک سیکرٹری کرتی ہے۔

اجتماع میں شرکت کے لئے دیگر کیرلہ کی لجنات سے کثیر تعداد میں مستورات و ناصرات تشریف لائیں۔ اجتماع خاکسار کی زیر صدارت صبح ۹ بجے مسجد احمدیہ کے نئے تعمیر شدہ وسیع ہال میں منعقد ہوا۔ مکرمہ شفیقہ بیگم صاحبہ کی تلاوت کے بعد عہد دہرایا گیا۔ مکرمہ رابعہ بی بی صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ زبیدہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کروناگپلی نے استقبالیہ خطاب فرمایا۔ بعدہٗ صدارتی تقریر میں خاکسار نے کیرلہ کی لجنات میں پیدا ہونے والی بیداری اور میدان عمل میں آگے بڑھنے کی ضرورت پر زور دیا۔

بر خاست پردہ مردوں کے ہال میں جہاں کثیر تعداد میں احباب جمع تھے مکرم A.P. کنجا مو صاحب صوبائی امیر کیرلہ نے اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی بعدہٗ مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ۔ مکرم مولوی محمد علوی صاحب مبلغ ایرناکلم۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ الیپی۔ مکرم ایم عبد الجلیل صاحب امیر جماعت کروناگپلی۔ مکرم عبد الرحمن صاحب صدر جماعت کالی کاٹ اور مکرم مولوی محمود احمد صاحب مقامی مبلغ نے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرمہ آمنہ اشرف صاحبہ صدر لجنہ ایرناکلم۔ مکرمہ نفیسہ محمد صاحبہ صدر لجنہ کالی کاٹ اور مکرمہ رابعہ بی بی صاحبہ آف کروناگپلی نے تقاریر کیں اور ۱ بجے اجتماع کی پہلی نشست ختم ہوئی۔ تناول طعام اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد دوسری نشست کا آغاز ۲ بجے ہوا جس میں علمی و ذہنی مقابلہ جات ہوئے۔

مرزوں کی نشست گاہ میں مکرم مولوی محمد عمر صاحب کی زیر صدارت اختتامی اجلاس ہوا۔ آپ نے مستورات میں غیر معمولی بیداری پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے بعض اُمور کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقعہ پر مکرم عبد الجلیل صاحب امیر جماعت احمدیہ کروناگپلی نے محترم A.P کنجا مو صاحب کو کیرلہ کا صوبائی امیر مقرر کئے جانے پر مبارکباد دی۔ جس کا جواب دیتے ہوئے آنمحترم نے دُعا کی درخواست کی۔

مستورات کے اختتامی اجلاس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات دیئے گئے۔ اور مکرمہ عابدہ بی صاحبہ سیکرٹری صوبائی حلقہ کیرلہ نے شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دُعا کے بعد نماز مغرب و عشاء باجماعت ادا کی گئی اور یہ حلقہ واری اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(امۃ الحفیظ عمر صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ کیرلہ)

اڑیسہ خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

صوبہ اڑیسہ کے خدام و اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع سونگڑہ میں ماہ فروری میں منعقد ہوا اجتماع کے لئے کافی عرصہ پہلے سے تیاری شروع کر دی گئی۔ دعوتی کارڈز ولاؤڈ سپیکر کے ذریعہ اجتماع کی تشہیر کی گئی۔ اجتماع گاہ کو خوبصورت قناطوں بینرز رنگ برنگی جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے سجایا گیا۔

اگرچہ پہلے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد و درس سے ہوا۔ لیکن حسب پروگرام ۱۳ فروری کو صبح ساڑھے آٹھ بجے اجتماع کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم عبید السلام صاحب صدر مجلس استقبالیہ۔ مکرم سید احمد نصیر اللہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد صدر اجلاس نے پرچم کشائی کی اور مکرم سلیم الدین صاحب قائد علاقائی اڑیسہ نے عہد دہرایا۔ بعد دعا خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ کا تازہ پیغام پڑھ کر سنایا جو اس موقعہ پر لندن سے موصول ہوا تھا۔ ازاں بعد علی الترتیب نمائندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت قائد علاقائی اڑیسہ اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ اور خدام و اطفال کے علمی مقابلہ جات ہوئے جس میں صوبہ بھر سے آنے والے خدام و اطفال نے حصہ لیا۔ یہ کارروائی رات ساڑھے نو بجے ختم ہوئی اسی روز زیر صدارت مکرم قائد صاحب علاقائی رات کو مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوئی۔

دوسرے روز بھی نماز تہجد کے ساتھ اجتماع کے پروگرام شروع ہوئے صبح آٹھ بجے کے بعد خدام و اطفال کے ورزشی و علمی مقابلہ جات کرائے گئے جو شام سات بجے ختم ہوئے۔

اجتماع کا اختتامی اجلاس ساڑھے سات بجے مکرم صوبائی امیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم نور الدین صاحب امین آف بھوبنیشور معتمد علاقائی نے عہد دہرایا اور مکرم قائد صاحب علاقائی نمائندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خطاب کیا صدر محترم نے اجتماع کے کامیاب اختتام پر مبارکباد دی اور حاضرین کو نصائح فرمائیں اور پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو انعامات اور بعض افراد کو نمایاں کارکردگی پر ایوارڈز دیئے۔ آخر پر خاکسار نے جملہ معاونین و حاضرین کا شکریہ ادا کیا دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(سید انوار الدین احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ)

رشی نگر میں اجتماعی وقار عمل جماعت احمدیہ رشی نگر کی طرف سے ۷ فروری کو ایک اجتماعی وقار عمل کیا گیا جس میں خدام انصار و اطفال نے کثیر تعداد میں حصہ لیا وقار عمل میں ایک ٹرائیل ٹھیک کیا گیا۔ جو سیلاب کی وجہ سے کئی سال سے ٹوٹا ہوا تھا اور راہ گیروں کو بڑی تکلیف اُٹھانی پڑتی تھی۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر)

کیندرا پاڑہ میں مشترکہ تربیتی جلسہ مسجد احمدیہ کیندرا پاڑہ میں بعد نماز مغرب ۱۵ جنوری کو ایک تربیتی جلسہ کیا گیا جس میں تمام خدام انصار اور لجنہ نے شرکت کی جلسہ کی صدارت مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ نے کی۔ تلاوت کے بعد متعدد تقاریر اور نظمیں ہوئیں۔ اور صدر اجلاس نے اپنی تقریر میں تربیتی اُمور کی طرف حاضرین کو توجہ دلائی۔ اجتماعی دُعا کے بعد ۹ بجے رات جلسہ ختم ہوا۔ اس موقعہ پر جملہ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (سید غلام ابراہیم صدر جماعت احمدیہ کیندرا پاڑا)

درخواست ہائے دُعا

★— مکرم عبد المالک صاحب آف لاہور بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

★— مکرم محمد سلیم زاہد صاحب آف یاری پورہ کشمیر حال قادیان اپنی اور اہلیہ و بچوں کی صحت و تندرستی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ (اعانت بدر ۲۵ روپے)

★— مکرم نثار احمد صاحب ساجد معلم وقف جدید کالابن لوہارکہ اپنے والد مکرم محمد بشیر صاحب جنکی گرنے کی وجہ سے ٹانگ ٹوٹ گئی کی شفایابی اور اپنی اہلیہ کی صحت و تندرستی کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ (اعانت بدر ۱۰ روپے)۔

★— مکرم مولوی M عبد السلام صاحب ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات پریشانیوں کے ازالہ والدین کی صحت و سلامتی اور بچوں کی شادی بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

★— مکرم بدر الدین صاحب ڈار آف کوریل اپنی اہلیہ جو کہ اکثر بیمار رہتی ہیں کی شفاء کاملہ عاجلہ کے لئے (اعانت بدر ۳۰ روپے) ★— مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ بھوبنیشور اپنے بھائی مکرم عبد الغفار صاحب کے بچوں کی صحت و سلامتی امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ (ادارہ)

★— مکرم منور احمد صاحب انی آف لسنہ کے ہاں ولادت سے قبل ہی پیٹ میں لڑکا فوت ہو گیا۔ آپریشن کے ذریعہ نکالا گیا۔ اللہ تعالیٰ انکو نعم البدل عطا کرے نیز ان کی اہلیہ کو کامل شفا بیابی عطا کرے ★— مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ آف سیروا کے چار لڑکے بے روزگار ہیں۔ روزگار کیلئے۔ اسلام و احمدیت کا سچا خادم بننے کے لئے ★— مکرم محمد فرحت اللہ صاحب کے دو لڑکے باہر ہیں ان کے کاروبار میں ترقی کیلئے۔ ایک لڑکا سلسلہ کا خادم ہے اللہ تعالیٰ اسے سلسلہ کا سچا خادم بنائے۔ اور لڑکی کے ہاں ولادت کیلئے ★— مکرم عبد البارک صاحب اُڑیسی اچھی صحت اور جملہ پریشانیوں کی دوری کیلئے ★— خاکسار کے ہاں ولادت ہونے والی ہے تمام مراحل بآسانی پایۂ تکمیل تک پہنچنے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(محمد سعادت اللہ مبلغ سلسلہ اُڑیسی)

اعلانات نکاح اور تقاریب شادی

★— ۱۶ نومبر ۹۲ء کو خاکسار نے مکرم سلیم احمد صاحب ساکن پورٹ بلیئر کا نکاح مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم غلام احمد صاحب کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر احمدیہ مسجد میں پڑھا۔ نکاح کے بعد ہی رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ (شکرانہ فنڈ ۵۰ روپے) رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دُعا ہے۔

(تنویر احمد خادم مبلغ سلسلہ احمدیہ)

★— خاکسار کے بھتیجے بھائی عزیز سید اقبال احمد ابن مکرم سید خالد حسین صاحب مرحوم ساکن خانپور ملکی (بہار) کا نکاح عزیزہ محسنہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد عبد المنان صاحب ساکن پینکال اڑیسہ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے (۱۵۰۰۰) حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۲۸ $\frac{۱۲}{۹۲}$ کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔ رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (اعانت بدر ۲۵ روپے)

(یونس احمد کارکن لنگر خانہ)

★— مکرمہ بی بی منصورہ ندیم صاحبہ بنت مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب کا نکاح مکرم ایم۔ ایم۔ موسیٰ رضا اکبر صاحب ابن مکرم آر۔ ایم نصر اللہ صاحب بنگلور کے ساتھ ۵۰۰۱ روپے حق مہر پر مورخہ ۲۹ $\frac{۱۲}{۹۲}$ کو مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر ۲۵ روپے) (ادارہ)

★— $\frac{۲}{۹۳}$ ۱۰ کو عزیزہ حسین بانو صاحبہ بنت مکرم محمد الطاف صاحب مرحوم کا نکاح مکرم ساجد علی صاحب ابن مکرم اسحاق احمد صاحب مرحوم ساکن امروہہ کے ساتھ پانچ ہزار (۵۰۰۰/-) روپے حق مہر پر خاکسار نے پڑھا اسی روز تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی رشتہ بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد نذیر مبشر مبلغ سلسلہ امروہہ)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ صا

انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ سب سے زیادہ زور نمازوں کی حفاظت پر دیں سب تنظیمیں اپنے اپنے ہاں نگران ہوں اور بیدار ہوں حضور نے فرمایا حٰفظوا کا ایک مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے کی نماز کی حفاظت کرو۔

حضور اقدس نے فرمایا اس ضمن میں سب سے بڑی ذمہ داری ماں باپ کی بھی ہے کہ اگر وہ بچپن میں اپنے بچوں میں نمازوں کی عادت نہ ڈالیں تو پھر نسلیں ہاتھوں سے نکل جایا کرتی ہیں۔

حضرت امیر المومنین نے نصیحت کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ نصیحت کے لئے رحمت ضروری ہے جو نصیحت رحمت سے عاری ہو وہ اپنا نیک اثر نہیں دکھاتی۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نصیحت جو اپنا کامل اثر دکھاتی تھی تو اس کی یہی وجہ تھی کہ آپ کی نصیحت کا منبع کامل رحمت تھی۔ حضور انور نے فرمایا نصیحت کے اثر میں کمی یا زیادتی کا مرکزی نقطہ دراصل رحمت میں کمی یا زیادتی ہے۔ اس ضمن میں حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کی ایمان افروز مثالیں بیان فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس طرح کی تربیتی کلاس ربوہ میں لگ رہی ہے ایسی تربیتی کلاس کے دنیا میں مختلف جگہوں پر کیمپ لگنے چاہئیں، بالخصوص ان جگہوں پر جہاں نو احمدی ہوں اور کثرت سے نئے لوگ اسلام و احمدیت میں داخل ہوئے ہوں۔ ایسی تربیتی کلاسوں میں خاص طور پر ہر نو احمدی احباب کو نمازوں کی حفاظت کی نصیحت کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا چونکہ میں جمعہ کے معاً بعد سفر پر روانہ ہوں گا اس لئے جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع کرکے پڑھاؤں گا۔ احباب جماعت اپنے دل و جان سے پیارے آقا کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں نمایاں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

(ادارہ)

موصیان، سیکرٹریان مال و انسپکٹران متوجہ ہوں

تمام موصی احباب و خواتین کی خصوصی توجہ کے لئے تحریر ہے کہ دفتر بہشتی مقبرہ سے خط و کتابت کرتے وقت یا مقامی جماعت میں سیکرٹریان مال و انسپکٹران کو حصہ آمد و حصہ جائیداد کی ادائیگی کرتے وقت اپنے نام ولدیت، اور زوجیت کے ساتھ ساتھ اپنا "وصیت نمبر" ضرور لکھا کریں۔ اسی طرح دفتر بہشتی مقبرہ کو حصہ آمد و حصہ جائیداد کی تفصیلات ارسال کرتے وقت موصیان کے نام ولدیت اور زوجیت کے ساتھ ساتھ ان کا "وصیت نمبر" ضرور تحریر کریں۔

دفتر بہشتی مقبرہ میں جماعتوں کی طرف سے حصہ آمد و حصہ جائیداد کی جو تفصیلات آتی ہیں بعض موصیان کے نام ایک جیسے ہوتے ہیں جسکی وجہ سے کھاتہ جات کو اندراج کرتے وقت کافی دقت پیش آتی ہے۔

لہٰذا مندرجہ بالا ہدایات کی پابندی کرنے کی درخواست ہے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت متوجہ ہوں

بار بار توجہ دلانے کے باوجود بعض مجالس کی طرف سے اب تک ماہانہ رپورٹ کارگزاری دفتر خدام الاحمدیہ بھارت میں نہیں بھجوائی جا رہی ہے۔ جملہ قائدین مجالس سے اس طرف خصوصی توجہ کرنے کی درخواست ہے

(باقی صـ۱۶ـ پر)

سیٹلائیٹ فنڈ کی بابرکت تحریک

جیسا کہ احباب جماعت بھارت کو علم ہے کہ گذشتہ سال سے حضور انور کے خطبات اور بعض اہم خطابات سیٹلائٹ (SATELLITE) کے ذریعہ براہ راست ہمیں سننے کا موقعہ مل رہا ہے۔ جماعتوں کو بھی یہ تحریک کی جا چکی ہے کہ وہ انفرادی اور جماعتی سطح پر ڈش انٹینا لگوائیں تا جماعت کا ہر فرد حضور انور کے خطبات سے براہ راست مستفید ہو سکے۔ اب یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام براعظموں میں قائم جماعتوں تک پہنچ چکا ہے۔ ابتداء میں اس سلسلہ میں ہونے والے تمام اخراجات کی ذمہ واری یورپ کی ایک دو جماعتوں نے ہی سنبھال لی تھی۔ لیکن اب اس نظام کو وسیع تر کیا جا رہا ہے اور عنقریب اس کے ذریعہ مستقل طور پر احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن کا جاری پروگرام شروع کرنے کا ارادہ ہے جس کے لئے تیزی کے ساتھ عالمی سطح پر انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ جو ساری دنیا کے احمدیوں کے لئے عظیم ترین خوشخبری کا موجب ہے۔

حضور انور نے اس کار خیر کے لئے اب عالمی سطح پر تحریک فرمائی ہے کہ اس کے بھاری اخراجات میں تمام دنیا کی جماعتیں اپنی اپنی استطاعت اور توفیق کے مطابق حصہ لینے کی کوشش کریں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں وکالت مال صاحب لندن نے امیر جماعت انڈیا کے نام جو چٹھی تحریر فرمائی ہے۔ اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق سیٹلائٹ کے ذریعہ ساری دنیا میں پروگرام نشر کئے جا رہے ہیں۔ یہ نظام ساری دنیا کی جماعتوں کے تعاون کے بغیر نہیں چلائے جا سکتے۔ کیونکہ ان پر بھاری اخراجات ہو رہے ہیں آپ یہ معاملہ اپنی مجلس عاملہ میں پیش کرکے مطلع فرمائیں کہ آپ کی جماعت اپنی استطاعت اور توفیق کے مطابق کس قدر اس کار خیر میں حصہ لے سکتی ہیں۔ مہربانی فرماکر اس طرف خصوصی توجہ فرمادیں۔"

پس تمام امراء و صدر صاحبان کا یہ فرض ہے کہ اس عالمی تبلیغ و اشاعت دین کے لئے قائم کردہ نظام کو بہتر بنانے کے لئے اپنی اپنی جماعتوں میں مجلس عاملہ کی میٹنگ کے ذریعہ معین فیصلہ کرکے نظارت ہذا کو جلد مطلع فرمائیں کہ آپ کی جماعت کس قدر رقم اس کار خیر میں دے سکتی ہے۔ تا حضور انور کی خدمت میں یکجائی رپورٹ بھجوائی جا سکے۔

نوٹ:۔ اس سلسلہ میں دفتر محاسب میں ایک امانت "سیٹلائیٹ فنڈ" (SATELLITE FUND) کے نام سے کھول دی گئی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

تعدیل جمعہ بقیہ صفحہ ۸

سے بچائیں آپ کو زندہ کرنے کی خاطر یہ انتظام چلایا گیا ہے۔ آپ کو غرق کرنے کی خاطر نہیں چلایا جا رہا۔ پس رمضان میں خصوصیت سے دعائیں کرتے ہوئے عاجزی کے ساتھ سر جھکاتے ہوئے داخل ہوں اور اللہ سے یہ عرض کریں کہ تجھ سے جو تعلق بھی جس رنگ میں بھی قائم ہو جائے وہ ہمیشگی کا تعلق ہو۔ وہ ایک دائمی تعلق ہو۔ ایک عروۃ الوثقیٰ پر ہمارا ہاتھ پڑ جائے کسی کی مجال نہ ہو کہ ہمارے ہاتھ کو اس عروۃ الوثقیٰ سے توڑ کر الگ کر سکے۔ اے خدا! اپنا بنایا ہے تو ہمیشہ کے لئے بنا۔ بنا کر چھوڑ نہ دینا۔ خدا کرے کہ ہم سے اللہ کا ایسا ہی سلوک ہو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نوٹ:۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید دفتر P.S. لندن کا مرتب کردہ یہ خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

(ادارہ)

منظوری جلسہ سالانہ قادیان

۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۷۲ ہش / ۱۹۹۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۷۲ ہش / ۱۹۹۳ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے جماعت کے لئے مبارک کرے۔ احباب اس عظیم الشان روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۳ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین ؛

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

بقیہ صفحہ ۱۵

نیز چندہ ممبری خدام و اطفال و اجتماع ماہ بماہ وصول کر کے حسب قواعد دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت میں بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

آل اترپردیش صوبائی کانفرنس

جماعت ہائے احمدیہ اترپردیش کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال صوبائی کانفرنس اترپردیش مورخہ ۲۵/۲۶ ستمبر ۱۹۹۳ء بروز اتوار، سوموار کو راٹھ میں منعقد ہوگی۔ اس سلسلہ میں درج ذیل پتہ پر مکرم انوار محمد صاحب راٹھ صدر استقبالیہ کمیٹی سے خط و کتابت کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

پتہ :-

مکرم انوار محمد صاحب احمدی
AHMAD BROTHERS. KOT. BAZAAR.
RATH — 21043
DIST. HAMIR POR (U.P.)

بقیہ اداریہ

کے ذریعہ بھٹکا یا جا رہا ہے اُن کی آنکھیں کھلیں اور اُن میں بھی بھلا بُرا پہچاننے کی صلاحیت پیدا ہو۔

(منیر احمد خادم)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر :-
حنیف احمد کاٹھران
حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ ۔ پاکستان
PHONE:- 04524-649

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
لُتھرا جیولرز
M/S. PARVESH KUMAR S/O SH. GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR QADIAN - 143516.

بہترین ذکر لا الٰہ الا اللہ اور بہترین دُعا الحمد للہ ہے (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURES - EXPORTERS - IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES
AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS } 4378/4 B. MURARI LAL LANE ANSARI ROAD, NEW DELHI - 110002 (INDIA)
PHONES :- 011-3263992, 011-3282643.
FAX :- 91-11-3755121, SHELKA NEW DELHI.

SUPER INTERNATIONAL
PHONES :-
OFFI: 6378622
RESI: 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCEITY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
(ANDHERI EAST) BOMBAY - 400099

ارشادِ نبوی
بَجِّلُوا الْمَشَائِخ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
(منجانب)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا :-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS.
۱۴ مینگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"
(کشتی نوح)
NIR
Starline
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015.
پیش کرتے ہیں :-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے۔

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
یانی پولیمرز کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
فون نمبرز :-
43-4028-5137-5208